هٰذَا بَيَانٌ لِّلنَّاسِ وَهُدًى وَّمَوْعِظَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ ط (پ ۴، ۴)

(یہ سمجھانا ہے لوگوں کو اور ہدایت اور نصیحت ہے پرہیزگاروں کے واسطے)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالْمِنَّۃُ

مکتوب ہدایت اسلوب

از

(۱) حضرت بندگی میاں شاہ نعمت مقراض بدعت رضی اللہ تعالیٰ عنہ
(خلیفہ سوم حضرت امام آخر الزماں مہدی موعود خلیفۃ الرحمٰنؑ)

(۲) مکتوب حضرت بندگی میاں امین محمدؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
(صحابی مہدی موعودؑ)

(۳) مکتوب حضرت بندگی میاں شاہ عبدالرحمٰنؓ بن حضرت بندگی میاں شاہ نظامؓ
(خلیفہ چہارم امام علیہ السلام)
(بخدمت حضرت بندگی میاں شاہ دلاورؓ خلیفہ پنجم حضرت امام علیہ السلام)

(۴) مجلس علامہ میاں عبدالغفور سجاوندیؒ مقالہ تمہیدی

بارِ سوم: سنہ ۱۴۳۱ھ   تعداد: ایک ہزار

برائے ایصالِ ثواب: والدِ محترم حضرت پیر و مرشد سید یحییٰ صاحب مبلغ ہندؒ اور والدہ محترمہ حضرۃ سیدہ زہرہ بی بی صاحبہؒ

ہدیہ: اللہ دیا

هٰذَا بَیَانٌ لِّلنَّاسِ وَهُدًی وَّمَوْعِظَةٌ لِّلْمُتَّقِیْنَ ط (پ۴،ع۵)

(یہ سمجھانا ہے لوگوں کو اور ہدایت اور نصیحت ہے پرہیزگاروں کے واسطے)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالْمِنَّةُ

مکتوب ہدایت، اسلوب

از

(۱) حضرت بندگی میاں شاہ نعمت مقراض بدعت رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(خلیفہ سوم حضرت امام آخرالزماں مہدی موعود خلیفۃ الرحمن ع)

(۲) مکتوب حضرت بندگی میاں امین محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(صحابی مہدی موعود)

(۳) مکتوب حضرت بندگی میاں شاہ عبدالرحمن رض بن حضرت بندگی میاں شاہ نظام رض

(خلیفہ چہارم امام علیہ السلام. بخدمت حضرت بندگی میاں شاہ دلاور رض)

(خلیفہ پنجم حضرت امام علیہ السلام)

(۴) مجلس علامہ میاں عبدالغفور سجاوندی رح مقالہ تمہیدی

تعداد: ایک ہزار

بارِ دوم ۱۴۱۴ھ

برائے ایصالِ ثواب: والدِ محترم حضرت پیرومرشد سید یحییٰ صاحب مبلغ ہند رح اور والدہ محترمہ حضرتہ سیدہ زہرہ بی بی صاحبہ رح

اللہ دیا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمدللہ رسالۂ ہٰذا بنام

''مکتوب ہدایت اسلوب''

کو اس فقیر نے اپنے والدِ محترم

حضرت پیر و مرشد سید یحییٰ صاحب مبلغ ہندؒ اور

والدہ محترمہ حضرتہ سیدہ زہرہ بی بی صاحبہؒ

کے ایصال ثواب کی خاطر للہ تقسیم کرنے کے لئے طبع زاد کیا ہے۔

تبارک وتعالیٰ مرحومینؒ کو اپنے دیدار سے سرفراز فرمائے

اور ناظرینِ رسالہ ہٰذا کو باعمل بنائے۔ آمین

پیش کردہ

فقیر سید مصطفیٰ خوندمیری عفی عنہ

زیرِ اہتمام: ادارۂ دار الاشاعت مہدویہ، دائرۃ الاسلام، چن پٹن

غنی میاں محلہ، دائرہ چن پٹن

پیش لفظ

حامداً و مصلیاً: مصدقان حضرت امامنا میراں سید محمد مہدی موعود خلیفۃ اللہ خاتم ولایت محمدی مراداللہ صلی اللہ علیہما وسلم پر واضح ہو کہ حضرت بندگی میاں شاہ نعمت مقراض بدعت خلیفہ سوم حضرت امام مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ مکتوب مرغوب جو کسی وقت آنحضرتؒ کے دست مبارک سے مرقوم ہوا اور کسی طالب حق عاشق ذاتِ مطلق کو پہنچا تھا خدا تعالیٰ کی قدرت سے دست بردحوادث زمانہ سے محفوظ رہ کر جو ساڑھے چار سو برس سے نقل ہوتا آرہا ہے اور اس کے دو قلمی نسخے اور ایک مطبوعہ نسخہ اس فقیر کو ملا انہی سے اس کی تصحیح و ترجمہ کا کام انجام پایا ہے۔ یہ مکتوب خوش اسلوب جو دعوت الی اللہ کی راہ میں نعمت الٰہی کا ایک نایاب تحفہ حضرت امامناؑ کے اصحاب کرامؓ کے وعظ و بیان کا ایک بے مثال نمونہ ہے جس سے صاحبان ذوق ہی حظ کامل پا سکتے ہیں اور معمولی استعداد رکھنے والے بھی بقدر اپنے حوصلہ کے اس سے فیضیاب ہو سکتے ہیں۔ قبل ازیں اس کو اردو ترجمے کیساتھ مولوی سید حسین صاحب اہل پنگوڑی نے چھپوایا تھا اسی مطبوعہ نسخہ کے شروع میں عربی میں خطبہ کی عبارت بھی ہے۔ اس کے سوائے جو دو قلمی نسخے ملے جن میں سے ایک کے ناقل حضرت میاں سید اسحٰقؒ ابن حضرت میاں سید یعقوب توکلیؒ اور دوسرے کے ناقل میاں سید محمودؒ عرف خوب صاحب میانصاحبؒ مصنف تاریخ یعقوبی ہیں۔ ان دونوں میں اس مکتوب کا آغاز بسم اللہ کے ساتھ المقصود چناں کنند ہی سے ہوا ہے۔ پس اس کو یہ فقیر باحتیاط نقل کر کے حتی المقدور اس کا سلیس اردو میں ترجمہ کیا اور یہ کام اس ناچیز کے ہاتھوں دارالاشاعت جمیعتہ مہدویہ کے بعض معاونین کے اشتیاق اور اس دارالاشاعت کے منتظم محمد انعام الرحیم خاں صاحب سلمہٗ اللہ تعالیٰ کے توجہ دلانے سے ہوا ہے ورنہ فی الحال یہ کام اس فقیر کے پیش نظر نہ تھا۔ اللہ ان کو جزائے خیر دے اور ناظرین مصدقین اور موافقین مہدیؑ کو اس سے نفع اندوز فرمائے۔ اس مکتوب مرغوب کیساتھ اور ایک گرانقدر مختصر مکتوب حضرت بندگی میاں شاہ عبدالرحمٰنؒ بن حضرت بندگی میاں شاہ نظامؒ خلیفہ چہارم حضرت امام علیہ السلام کا بھی ہے جو خاتم دور خلفاء کرام حضرت بندگی میاں شاہ دلاورؒ خلیفہ پنجم حضرت امام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں مرقوم ہوا ہے اور اکثر بزرگوں کی بیاضوں میں نقل ہوتا آیا ہے۔ میاں سید اسحٰقؒ بن حضرت میاں سید یعقوب توکلیؒ کی بیاض قلمی سے اس فقیر نے اس کو یہاں اردو ترجمہ کے ساتھ درج کیا ہے۔ یہ مکتوب مرغوب صحابہ و تابعین رضی اللہ عنہم کی عظمت و علو مرتبت اور ان کے باہمی ربط و اتحاد کا آئینہ دار اور بعد والوں کے لئے خلوص دلی کے ساتھ بزرگوں کی تعظیم کی تعلیم کا بے مثل شاہکار ہے۔ واللہ الھادی لاولی النھی والابصار فقط۔

راقم:- مولانا حضرت ابورشید سید خدا بخش رشدی مہدویؒ (المرقوم ۱۷ ماہ محرم الحرام روز یکشنبہ ۱۳۹۴ھ)

مکتوب حضرت بندگی میاں شاہ نعمتؒ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ الروف الودود والصلوٰۃ علی نبیّہِ محمد ان المحمود والسلام علی المھدی الموعود والھما واصحابھما وعلیٰ سائر اصفائیہ وتابعیھم الی الیوم المشھود. المقصود چنان کنند کہ بیاد مولیٰ خویش باشند بہر حال کہ باشند با جدوجہد در باب طاعت ومحبت وعبودیت بکوشند چنانچہ حق تعالیٰ با محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کلام کردہ است

"وَالذین اٰمَنُوا اَشَدُّ حُبًّا لِلّٰہ"

ونیز در کلام قدسی فرمودہ۔

"من طلبنی وجدنی ومن وجدنی عرفنی ومن عرفنی احبنی ومن احبنی اَحْبَبْتُہٗ ومن اَحْبَبْتُہٗ فَاَنَا قَتَلْتُہٗ وَمَنْ قَتَلْتُہٗ فَعَلَیّ دیتہٗ وَمَنْ علیّ دیتہٗ فانا دیتہٗ"

ومحبت حق تعالیٰ ہمیں تقاضا کند کہ بکشد یعنی دلِ او را از غیر مکشد حتٰی کہ از مال واز فرزنداں بلکہ از ہمہ عالم انچہ ورائے حق است بلکہ از سر تا پائے مملوک گردد رباعی۔

تمام تعریف اللہ کے لئے جو حد درجہ مہر وعنایت والا ہے اور رحمت خاص اوسی کے نبی محمد محمود پر اور سلام خاص مہدی موعودؑ پر اور اون دونوں کے آل واصحاب پر اور تمام اللہ کے منتخب بندوں اور ان کے پیروؤں پر روز قیامت تک جس کی شہادت مل چکی ہے مقصود اس تحریر کا یہ ہے یہی چاہئے کہ اپنے صاحب (مالک ومعبود برحق) کی یاد میں رہیں جس حال میں بھی ہوں کوشش اور محنت کے ساتھ اوس کے احکام کی تعمیل میں اور دلی رغبت کے ساتھ اوس کی بندگی میں کوشاں رہیں جیسا کہ حق تعالیٰ نے اپنے حبیب محمد رسول اللہؐ کو فرمایا ہے اور جو لوگ ایمان والے ہیں بہت قوی ہیں اللہ کی محبت میں نیز کلام قدسی میں فرمایا ہے جو میرا طالب ہوا مجھے پایا' اور جو مجھے پایا وہی مجھے پہچانا اور جو مجھے پہچانا وہی مجھے چاہنے والا ہوا اور جو مجھے چاہنے والا ہو میں بھی اسی کو چاہتا ہوں اور میں جس کو چاہتا ہوں اوسکی جان لے لیتا ہوں اور میں جس کی جان لیتا ہوں اس کی جان کا بدلہ میرے ہی ذمہ ہوتا ہے اور جس کی جان کا بدلہ میرے ذمہ ہو میں ہی اوس کی جان کا بدلہ بنتا ہوں (وہی میرا دیدار پاتا ہے) اور حق تعالیٰ کی محبت کا تقاضا یہی ہوتا ہے کہ

عشق آمد و شد جو خونم اندر رگ و پوست
تہی کردمراازمن و پر کردز دوست
اعضا وجود م ہمگی دوست گرفت
نامیست زمن برمن و معنی ہمہ اوست

ومحبت حق تعالیٰ ہمیں دلالت می کند کہ ہمگی خویش را رنگ محبوب بخشد ولازمہٗ او آنست کہ گاہے فراق وگاہے وصال اگر وصال ہمیشہ باشد خود خام باشد واگر فراق باشد آں ہمہ خود جدائی است ایں ہم خوب نیست بلکہ آں می باید کہ گاہی فراق وگاہے وصال اگر چہ اومی خواہد کہ یکدم جدانشود فاما خیریت اودرانست فاما فراق برائے ایں کہ از ہمہ القطاع' پیدا آید از غیریت حق وقدرِ وصال بداند کہ ایں چنیں راحت است ووصال برائے ایں کہ ذوقی ولذتی ومحبتی کہ میان خود ومحبوب است حق بداند کہ تابالاے وے مشقت و مذلت وخواری واز ہمہ بیزاری واز غیر انقطاع قبول کند و ہمیشہ متوجہ بسوے حق باشد براں امید کہ ایں زماں بیابم و بعداز ساعتے اورابیابم ۔ اگر مجرد فراق باشد ناامید شدہ از مولیٰ باز ماند نعوذ باللہ منھا۔امیداست کہ حق تعالیٰ ہر یکے طالب را روزی گرداند کہ ہمیشہ جویاں باشند بلکہ محبین محبوبان خود باشند بواسطہ ۔۔۔ سید محمد مہدیؑ بواسطہ محمد رسول صلعم آمین یا رب العالمین ۔اے براداراں راہ دین چنیں نیست کہ بفراغتی وراحتی دنیا ولذت دنیا آں بندے کوحق تعالیٰ کی طرف کھینچ لے۔یعنی حق تعالیٰ کی محبت اوس کے دل کو غیر اللہ سے کھینچ لیتی ہے یہاں تک کہ اوس کے مال سے اوس کی اولاد سے بلکہ تمام عالم سے جوذات حق کے سوائے ہے بلکہ حق تعالیٰ کی محبت جس کے دل میں پیدا ہو سر سے پاؤں تک اوس کی مالک ہوکر اوس کو اپنا مملوک بنالیتی ہے جیسا کہ اس رباعی میں ہے۔

ترجمہ رباعی

بدن میں مرے ہے رواں عشق دوست
عوض خون کے جملہ دررگ وپوست
مرے تن کو مجھ سے ہی خالی کیا
میرے دوست سے اوسکے تئیں بھردیا
لئے دوست نے میرے اعضا تمام
سراپا ہے وہ اور فقط میرا نام

اورحق تعالیٰ کی محبت محب وطالب کی رہبری اسی امر کی طرف کرتی ہے کہ ہمیشہ خود کومحبوب کے رنگ میں رنگ دے اور لازمہ اوس کا وہی ہے کہ کبھی فراق رہے کبھی وصال اگر ہمیشہ وصال ہی رہا تو بشریت میں خامی ہوگی اور اگر ہمیشہ فراق رہا تو یہی تمام تر جدائی ہے یہ بھی خوب نہیں بلکہ وہی چاہئے کہ کبھی فراق رہے اور کبھی وصال اگر چہ طالب کا مدعا یہ ہوتا ہے کہ ایکدم کے لئے بھی جدانہ ہولیکن اوسکی بھلائی اسی میں ہے کہ کبھی جدائی بھی رہے اور یہ جدائی بھی اسی لئے ہے کہ سب ماسوی اللہ سے بسبب اوس کی حق سے غیریت کے

راحت دیں بیابید بلکہ ایں راہ خراباتست و دراں راحت ابدی ہمت اگر مشقت چند روز اختیار کنید راحت ابدی بیابید وگرنہ راحت ایں جائی آں خود ممکن نیست حق تعالیٰ ہیچ کس را در دنیا راحتے نداده است برائے ایں کہ ایں راثباتے وقرارے نیست ۔

منقطع (بے تعلق) ہوجائے اور وصال حق کی قدر جانے کہ ایسی راحت وصال میں ہے اور وصال اس لئے ہیکہ جو ذوق ولذت و محبت اپنے اور اپنے محبوب ذات حق تعالیٰ کے درمیان ہے۔ جان لے تا کہ اوس پر کوئی مشقت اور ظاہری زبوں حالی غربت و ناداری جو پیش آئے اور اوس کو اور سب (اہل دنیا) سے بیزاری اور غیر اللہ سے بے تعلقی کو قبول کرے اور ہمیشہ حق کی طرف متوجہ رہے اس امید پر کہ وہ پھر اوس کو پاؤں گا اور ابھی انہیں تو تھوڑی دیر بعد اس کو پاؤں گا اگر نری فراق ہی کی حالت رہی تو طالب اپنے صاحب سے ناامید ہوکر طلب سے باز بھی رہ جاتا ہے اس حالت سے ہم اللہ ہی کی پناہ مانگتے ہیں۔ امید ہے کہ حق تعالیٰ اپنے ہر طالب کو یہی بات روزی کرے گا کہ ہمیشہ اوسی کی دھن میں رہے یہی نہیں بلکہ اوس کے طالب، اوس کے محبوبوں کے محبین بنے رہیں واسطہ سے سید محمد مہدیؑ کے اور واسطہ سے محمدؐ رسول اللہ صلعم کے آمین یارب العالمین۔ اے بھائیو دین کا راستہ ایسا نہیں ہے کہ دنیا کی فراغت اور راحت اور لذت کے ساتھ تم دین کی راحت بھی پائیں بلکہ یہ ایک ویرانے کا راستہ ہے اور اس راستے میں ہمیشہ کی راحت ہے اگر چند روز کی محنت و مشقت اختیار کروگے تو اس ہمیشہ کی راحت کو پاؤگے ورنہ دین کے راستے میں دنیا کی راحت تو ممکن ہی نہیں ہے حق تعالیٰ نے اپنے کسی دوست کو دنیا میں راحت دی ہی نہیں کیونکہ اس کو کوئی ثبات وقرار یعنی قیام و پائداری نہیں ہے۔

نظم

قرار دلم شد بدیں استوار
کہ بید دوست ہرگز نگیرد قرار
قراردلم را ربود آں نگار
نگارے کہ زلفش نہ دار و قرار

فرد ؎

یارب تو مدہ قرار مارا
گر بے رخ تو قرارداریم

قال علیہ السلام لا رحة للمومنین دون لقاء اللہ . اوحی اللہ تعالیٰ الی موسیٰ انی وضعت الراحة فی الجنة والناس یطلبون فی الدنیا فکیف یجدونها.

اے برادران در دنیا ہیچ کس را قرار نیست ونخواہد بود برائے قرار دنیا وراحت دنیا راحت وقرار ابدی می گذارند ایں کار غافلانست۔

بیت ؎

طلب منصب فانی نکند صاحبِ عقل
عاقل آنست کہ اندیشہ کند پایانرا

کماقال اللہ تعالیٰ ما عندکم ینفد وماعنداللہ باق ۔ بلکہ ہم فرمان است می باید کہ از ہمہ دلِ

ترجمہ نظم

یہ عہد دلی ہے مرا استوار
کہ بے دوست پائے زہرگز قرار
قرار دلی لے گیا وہ نگار
نہیں زلف کے جس کو مطلق قرار

ترجمہ فرد ؎

یارب تو نہ دے قرار ہم کو
بن تیرے اگر قرار پائیں

نبی علیہ السلام نے فرمایا ہے مومنوں کو راحت نہیں اللہ کی لقا یعنے اللہ کے وصال کے سوائے اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰؑ پر وحی بھیجی کہ اے موسیٰؑ میں اپنے بندوں کے لئے راحت کو جنت میں رکھا ہوں اور وہ دنیا میں چاہتے ہیں تو کیونکر پائیں گے۔ اے بھائیو! بنظر غائر دیکھو دنیا میں کسی کو قرار ہے نہ ہوگا دنیا کے قرار اور دنیا کی راحت کیلئے آخرت کے ہمیشہ کے چین و قرار کو چھوڑ بیٹھتے ہیں یہی غافلوں کا کارنامہ ہے۔

ترجمہ بیت

منصب فانی کی خواہش نہ کریگا عاقل
ہے وہ عاقل جو نہ انجام سے ہووئے غافل

چنانچہ حق تعالیٰ نے فرمایا جو تمہاری پونجی ہے سب ختم ہونے والی ہے اور جو اللہ کے پاس ہے اوسی کو بقا ہے بلکہ یہ بھی فرمان ہے

بری باید داشت کما قال تعالیٰ واذکر اسم ربک وتبتل الیہ تبتیلا . (جز۹رکوع۳)

چاہئے کہ سب سے دل اٹھالیا جائے چنانچہ فرمایا ہے اور اپنے پروردگار کا نام لے اور سب سے الگ ہوکر اسی کی طرف متوجہ ہوجا (جز۹رکوع۳)

بیت

باید شکست از ہمہ عالم برائے یار
آرے برائے یار دو عالم تواں شکست

ترجمہ بیت

دوست کی خاطر ہے لازم سب سے رشتہ توڑنا
ہاں برائے دوست ہے آسان دو عالم چھوڑنا

ایں جاں ایں چنیں نیست کہ بغیر خدائے بدہند بلکہ بصاحبِ جان می باید داد۔

یہ جان ایسی نہیں ہے کہ غیر خدا کو دیں بلکہ اس کو اس کے صاحب کی دینا چاہئے۔

بیت

جاں بجاناں وہ ورنے ازتو بساند اجل
ہم تو منصف باش آخر ایں نکو یا آں نکو

ترجمہ بیت

جان دے جاناں کو ورنہ موت لیگی تجھ سے چھین
تو ہی کر انصاف یہ ہے ٹھیک یا وہ ٹھیک ہے

ایضاً

جیو دے اپنیں پیو کو ناتر یسی جم
بوج شمر نا پیو بن امر رویا تم

بلکہ ہزار جان باشد دو ہزار کردہ می باید داد

ایضاً

جیو اپنے پیو کو دے ورنہ امر نہ ہوگا

بلکہ ہزار جان ہوں تو دو ہزار کر کے اس پر نثار کرنا چاہئے

شعر

گردست دہد ہزار جانم
برپائے مبارکت فشانم

شعر

گر جان ہزار بار پاؤں
قدموں پہ ترے نثار کردوں

ایضاً فرد

آرزو دارم بردرت قربان کنم
تارسد روزے کہ پرسی آنکہ قربان شد کہ بود

ایضاً فرد (ترجمہ)

آرزو یہ ہے کہ تیرے در پہ کردوں جاں فدا
تا کسی دن پوچھ لے تو یہ فدائی کون تھا

قال اللہ تعالیٰ مَنْ کَانَ یُرِیدُ الْعَاجِلَۃَ عَجَّلْنَا لَہٗ فِیھَا مَانشاءُ لِمَنْ نُرِیدُ ثُمَّ جَعَلْنَا لَہٗ جَھَنَّمَ یَصْلٰھا مذمومًا مدحورا۔

اے برادر آں اللہ حق را بعوض جاں بستانی جاں یافتہ باشی جزا وکساں بیچارگاں میخواہند کہ جانہا بدہند فامّا آں جانہا کجا است کہ لائق صمدیت شدہ تواند فامّا بصدقۂ میراں سید محمد مہدی آخر الزماںؑ ہر یکے را۔ ایں خطاب میشود بآواز بلند الا یا طالبی شوق الابرار الی لقائی و انا ارشد شوقھم الیھم ۔ یعنی اے طالب شوق ابرار کے سوئے لقا من است منم رسانندۂ شوق ایشاں را سوئے ایشاں ۔ اے برادراں نیک بدانیند کہ پیش از سید محمد مہدیؑ و بعد آں رسول صلعم ایں خطاب نادراں رابود فاما بصدقۂ ایں مرد عام وخاس را می شود خصوص کسانیکہ مشتاقان آنحضرتؐ ہستند ایشاں را زیادت ہست المقصود اے عزیزاں اگر در اتباع ایں مرد درآئید لایق ایں خطاب می شوید ولیکن انصاف کردہ بہ بنید کہ مقابلۂ دنیا ہم مشقت نیاید بلکہ ہزار ہزار مشقت برائے فانی می کنید ونمی یابید اگر برائے باقی کنید البتہ یابید چرا کہ حق تعالیٰ خبر ہر دو گروہ کردہ است۔

کما قال اللہ تعالیٰ من کان یرید العاجلۃ عجلنا لہ فیھا ما نشاء لمن نرید ثم

فرمان حق تعالیٰ ہے جو شخص دنیا کا طالب ہو ہم جلد دے دیتے ہیں اوس کو اسی میں جتنا چاہیں پھر ہم نے ٹھیرا رکھی ہے اس کے لئے دوزخ اس میں داخل ہوگا برے حالوں راندہ درگاہ ہوکر۔ اے بھائی اوس معبود برحق کو تیرا جانوں کے عوض پانا ہی جان کو پانا ہے اوسکو چھوڑ کر بہت سارے بیچارے چاہتے ہیں کہ اوروں پر جان نثاری کریں لیکن وہ جانیں کہاں ہیں جو معبود حقیقی کی بے نیاز درگاہ کے لائق ہوسکیں ہاں مگر میراں سید محمد مہدی آخر زماںؑ کے صدقہ سے ہر ایک کو باواز بلند یہ خطاب ہو رہا ہے۔ الا یاطالبی شوق الابرار الی لقائی وانا ارشد شوقھم الیھم یعنی اے میرے طالب شوق ابرار جو میری جانب ہے میں ہی اُن کے شوق کو اونکی طرف پہنچاتا ہوں اے بھائیو! بخوبی جان لو کہ سید محمد مہدیؑ سے پہلے اور رسول اللہ صلعم کے بعد یہ خطاب پانے والے نادر ہی تھے لیکن اس مرد کے صدقہ سے عام و خاص کو یہ خطاب پہنچ رہا ہے خصوص اُن لوگوں کو جو آنحضرتؐ کے مشتاق ہیں زیادہ ہے۔ مقصود اس کلام کا یہ ہے اے عزیز و اگر اس مرد کی اتباع میں آو تو خطاب مذکور کے لائق بنو گے لیکن انصاف سے دیکھو کہ دنیا کے مقابلہ میں بھی کیا کچھ مشقت نہیں ہوتی بسا اوقات فانی کی طلب میں ہزاروں مشقتیں اٹھاتے ہیں اور نہیں پاتے اگر وہی مشقتیں باقی کے لئے اٹھاؤ تو البتہ اوس کو پاؤ گے ان دونوں جماعتوں کے حال کی خبر حق تعالیٰ نے دی اور فرمایا ہے جو شخص دنیا کا طالب ہو ہم جلد

جعلنا له جهنم يصلها مذموماً مدحورًا ○ومن ارادالاخرة وسعٰى لها سعيها وهو مومن فاولئك كان سعيهم مشكورًا (جز۱۵ ارکوع ۲۴)

اے برادراں اندک نوشتم بسیار تامل بکنید تاحق تعالیٰ ہمہ کس را بر حقیقت بدارد المقصود چناں بکنید کہ ہمیشہ بریادمولیٰ باشید کما قال الله واذكر ربّكَ فی نفسكَ تَضَرُّعًا وَّ خِيفَةً وَّدُونَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصال ولا تكن مِنَ الغٰفِلِينَ ○ وَقَالَ سهل بن عبدالله ما من احد ذهب منه نفس واحد بغير ذكر الله الا وهو غافل وایں غفلت حق تعالیٰ درکلام خویش ہر جا کہ فرمودہ است درحق کافراں پس می قایل می باید شد کہ دریں غفلت نباشیم پس اگر غفلت ہست ایمان کجا است پس ذات خویش را موافق کلام حق می باید کرد پس اگر موافق' است زہے سعادت و اگر موافقت نیست رجوع کنیم تاحق تعالیٰ بصدقہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم موافقت روزی گرداند و جائے دیگر نیز فرمود صلعم كُلُّ نفسٍ يخرج بغير ذكر الله فهو

دیدیتے ہیں اوس کو اوسی میں جتنا چاہیں جسے چاہیں پھر ہم نے ٹھیرا رکھی ہے اس کے لئے دوزخ اس میں داخل ہوگا برے حالوں راندہ درگاہ ہوکر اور جس نے آخرت چاہی اور اس کیلئے کوشش کی جو کوشش اوس کے لایق تھی اور وہ ایمان بھی رکھتا ہو تو یہی ہیں جن کی کوشش مقبول ہے (جزء ۱۵ ارکوع ۲۴)۔

اے بھائیو! تھوڑا لکھا ہوں بہت غور سے پڑھو تاکہ حق تعالیٰ اپنے طالبوں کو حقیقت آشنا بنائے۔ مقصود اس تحریر سے یہ ہے اصل کار یہی ہے کہ یاد مولیٰ میں رہیں۔ چنانچہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہے یاد کرتا رہ اپنے پروردگار کو اپنے جی جی میں گڑ گڑاتا اور ڈرتا ہوا' اور آواز بلند نہ کرکے بولنے میں صبح اور شام کے اوقات میں اور نہ ہو غافلوں سے اور فرمایا ہے سہیل ابن عبداللہؒ نے جس کسی کی ایک سانس بھی بغیر اللہ کے ذکر کے جائے وہ غافل ہے اور اس غفلت کا حق تعالیٰ نے اپنے کلام میں جہاں کہیں ذکر فرمایا ہے کافروں ہی کے حق میں اوس کا ذکر ہوا ہے۔ پس یہ ماننا پڑتا ہے کہ اس غفلت میں ہم نہ رہیں اگر غفلت رہی تو ایمان کہاں پس اپنی ذات کو کلام حق سے ملا کر دیکھنا چاہئے اگر کلام حق کے موافق ہے تو بڑی ہی نیک بختی ہے اور اگر موافقت نہیں ہے تو رجوع یعنی توبہ کریں تاکہ حق تعالیٰ حضرت محمد مصطفےٰ صلعم کے صدقہ سے موافقت روزی کرے۔ دیگر یہ کہ آنحضرتؐ نے یہ بھی فرمایا ہے ہر سانس

میتـــا۔ پس معلوم شد صفت مردگی از مومن نیست چرا کہ پیغمبر علیہ السلام فرمودہ است المومن حی فی الدارین . وجائے دیگر فرمودہ است۔

الا ان اولیاء اللّٰہ لا یموتون بل ینقلبون من دار الیٰ دار قال سھل بن عبداللّٰہ رحمۃ اللّٰہ علیہ اقول لکم حقًا یقیناً لا شکاً باطلاً ما من احد ذھب منہ نفس واحد بغیر ذکر اللّٰہ الا وھو غافل.

اے برادران دینی پس معلوم شد جائے کہ یکدم بغیر یادحق می رود آنرا غفلت تواں گفت پس کسے را یکدم بیادحق نمی آید حال اوچہ خواہد شد انصاف می باید کرد اگر دم ہائے مابغیر یادحق می روند پس رجوع می باید کرد حق تعالیٰ در کلام خویش خبر میدہد در حق غافلاں جانہا فرمودہ است۔

کما قال اللّٰہ تعالیٰ ولقد ذرانا لجھنم کثیرًا من الجن والانس لھم قلوب لا یفقھون بھا ولھم اعین لا یبصرون بھا ولھم اٰذان لا یسمعون بھا اُولٰئک کالانعام بل ھم اضل اولٰئک ھم الغفلون O

جو بغیر اللہ کی یاد کے نکلے سمجھ لو کہ وہ مردہ ہے پس اس حقیقت کے علم سے معلوم ہوا کہ مردہ رہنا مومن کی صفت نہیں ہے کیونکہ پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا ہے مومن دونوں جہاں میں زندہ ہے اور ایک جگہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے آگاہ رہو کہ اللہ کے دوست مرتے نہیں ہیں بلکہ پلٹتے ہیں ایک گھر سے دوسرے گھر کی طرف اور فرمایا سہیل بن عبداللہؒ نے کہتا ہوں میں تم سے حق بات یقین کے ساتھ بے اصل بات نہیں کہتا شک کے ساتھ جس کسی کی ایک سانس بھی اللہ کے ذکر کے بغیر جائے وہ غافل ہی ہے اے دینی بھائیو غور کرو جب کسی کی ایک سانس بھی بغیر ذکر خدا کے جائے تو اس کو غافل کہا جا سکتا ہے تو اوس کا کیا حال ہوگا جس کی ایک سانس بھی یاد خدا کے ساتھ نہ آتی ہے نہ جاتی ہے جائے انصاف ہے اگر ہماری سانسیں بغیر یادحق کے آتی جاتی ہیں تو ہم کو اپنی اس حالت سے رجوع لازم ہے حق تعالیٰ اپنے کلام میں اسی حقیقت سے خبر دار فرماتا ہے کئی جگہ غافلوں کا انجام بیان فرمادیا ہے چنانچہ ایک جگہ فرمایا ہے اور ہم نے پیدا کئے دوزخ کے لئے بہترے جن اور انسان ان کے دل ہیں کہ اُن سے سمجھتے نہیں اور آنکھیں ہیں کہ ان سے دیکھتے نہیں اور کان ہیں کہ ان سے سنتے نہیں وہ لوگ چوپایوں کے مثل ہیں بلکہ ان سے بھی زیادہ گمراہ یہی لوگ ہیں غافل (جز ۹ رکوع ۱۲) اور دوسری جگہ فرمایا

وجاے دیگر فرمودہ

اِنَّ الَّذِیْنَ لا یرجون لِقَاءَ نا وَرَضُوا با
لحیٰوۃَ الدُّنیا واطْمانّو ابھا والَّذِیْنَ ھُمْ عن اٰیٰتِنا
غٰفِلُوْنَ اُولٰئِکَ ماویٰھُمُ النَّارُ بِمَا کَانُوا یَکْسِبُوْنَ ط

وجائے دیگر فرموداست

سَاَصْرِفُ عَنْ ایاتنا الَّذِیْنَ یَتکَبَّرُوْنَ فی
الارض بِغَیْرِ الْحَق وَاِنْ یَّرَو کُلَّ آیَۃٍ لا یُؤْمِنُوْا بھا
وَاِنْ یَّروا سَبِیْلَ الرُّشد لا یَتَّخِذُوہ، سَبِیْلاً وَاِنْ
یَّرَوْاسَبِیْلَ الْغَیّ یَتَّخِذُوہ سَبِیْلاً ذٰلِکَ بِاَنَّھُمْ
کَذَّبُوْا بایٰاتِنَا و کَانُوْا عَنْھَا غٰفِلُوْن ط

ہر کجا کہ حق تعالیٰ غافلاں رایاد کردہ است در کلام او نظر باید کرد اگر ایں صفت در ما باشد دریں داخلیم واگر نیست شکر باید کرد و دیگر در حق رسولؐ فرمودہ است۔

وَاذْکُرْ رَبَّکَ فِیْ نَفْسِکَ تَضَرُّعًا
وَخِیفَۃً دُوْنَ الْجَھر من القول بالغُدُوِّ والاصال
ولا تکن من الغٰفِلِیْنَ

پس معلوم باید کرد کہ غافلاں کسانند کہ حق تعالیٰ رسولؐ را از ایشاں علیحدہ کردہ وگفت مباش تواے محمدؐ از جملہ غافلاں وغفلت از صفات مومناں نباشد ہر کجا کہ غفلت

ہے جولوگ امید نہیں رکھتے ہمارے ملنے کی اور خوش ہوئے دنیا کی زندگی پر اور اسی پر چین پکڑا اور جو لوگ ہماری نشانیوں سے غافل ہیں ایسوں کا ٹھکانہ آگ ہے اُن کرتوتوں کے بدلہ میں جو کماتے تھے (جز ۱۱ رکوع ۶) اور دوسری جگہ فرمایا ہے میں باز رکھوں گا اپنی آیتوں کے سمجھنے سے ان کو جو تکبر کرتے ہیں زمین میں ناحق اور اگر وہ دیکھ لیں ہر معجزہ بھی ایمان نہ لاویں اس پر اور اگر دیکھ لیں راستہ ہدایت کا تو نہ بناویں اوس کو راہ اور اگر دیکھ پائیں راستہ گمراہی کا تو اوس کو ٹھہرالیں راہ یہ اس لئے کہ انھوں نے جھوٹ جانا ہماری آیتوں کو اور ان سے غافل ہو رہے (جز ۹ رکوع ۷) جہاں کہیں بھی حق تعالیٰ نے اپنے کلام میں غافلوں کا ذکر فرمایا ہے اوس کے کلام پاک پر نظر کرنا چاہئے اگر وہ غفلت کی صفت ہم میں ہو تو سمجھ لیں کہ ہم بھی انہی میں داخل ہیں۔ اور اگر نہیں ہیں تو اللہ کا شکر ادا کرنا چاہئے نیز حق تعالیٰ نے خود اپنے رسولؐ کو مخاطب کر کے آپکے حق میں فرمایا ہے اور یاد کرتا رہ اپنے رب کو جی ہی جی میں گڑگڑاتا اور ڈرتا ہوا اور آواز بلند نہ کر کے بولنے میں صبح و شام کے اوقات میں اور نہ ہو غافلوں سے (جز ۹ رکوع ۱۴)

پس جان لینا چاہئے کہ غافلین وہی ہیں کہ جن سے حق تعالیٰ نے اپنے رسولؐ کو علیحدہ کیا اور فرمایا ہے کہ تو مت ہوائے محمدؐ جملہ غافلوں میں سے، غفلت صفت مومنوں کی نہیں جہاں

فرمودہ درحق کافراں پس ہمیشہ در یاد مولیٰ می باید بودن حق تعالیٰ بسیار جائے ذکر کردہ است فرمان شد فاذکرونی اذکرکم ۔ یاد کنید مرا تا یاد کنم من شمارا ایں چنیں تشریف را ضائع نباید کرد پیش از محمد رسول اللہ ہیچ امتے را ایں تشریف نبود الا خاص محمدؐ را و جائے دیگر فرمود۔

من ذکرنی فی نفسہٖ ذکرتہ فی نفسیِ

و دیگر فرمود

من ذکرنی ملاءً وفی الخبر من اطاع اللّٰہ فقد ذکر اللہ و من عصی اللّٰہ فقد نسی اللہ.

و یکے از بزرگان مرا ابراہیم ادہمؒ را در خواب دید و گفت یا معلم الخیر ارشدنی فقال الخیر کلہٗ ذکرک مولک والشر کلہٗ حبک دُنیاکَ.

وجائے دیگر فرمودٔ محمد رسول اللہ صلعم را ۔

واذکر ربک اذا نسیت ای نسیت غیر اللہ بسئل ابوبکرؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہِ و سلم متیٰ کنت ذاکر الربی یا رسول اللہ قال اذا نسیت غیر اللہ ای نسیت نفسکَ پس معلوم شد کہ ذات خویش را فراموش باید کرد والا نہ در گمان بیہودہ نباید بود کہ در یاد خدائے تعالیٰ ہستیم ازیں گماں فاسد بیرون باید آمد کہ گناہ ہمیں است ۔ کما قال اللہ تعالیٰ ان

کہیں غفلت کا ذکر حق تعالیٰ نے فرمایا ہے کافروں کے حق میں ہے پس ہمیشہ یاد مولیٰ میں رہنا ہی چاہئے حق تعالیٰ نے کئی جگہ فرمایا ہے یہ اوس کا فرمان ہے فاذکرونی اذکرکم یاد کروتم مجھ کو تو یاد کروں میں تم کو اوس کی ایسی گراں قدر نوازش کو کھونا نہیں چاہئے حضرت محمد رسول اللہؐ سے پہلے کسی کی امت کو حق تعالیٰ کی ایسی نوازش نہیں ہوئی تھی مگر یہ نوازش خاص حضرت محمد صلعم ہی کے لئے ہے اور ایک جگہ فرمایا ہے میں ہمنشیں اوس کا ہوں جو میری یاد میں رہے اور ایک جگہ یہ ارشاد ہے جو اپنے جی میں مجھے یاد کرے میں اپنے جی میں اوس کو یاد کرتا ہوں اور بھی (حدیث قدسی ہی میں) فرمایا ہے جو مجھے سب کے بیچ یاد کرے میں بھی اوس کو سب کے بیچ یاد کرتا ہوں اور حدیث شریف میں یہ بھی آیا ہے، جو اللہ کا حکم بجالایا تو سمجھو کہ اللہ کو یاد کیا اور جس نے اللہ کی نافرمانی کی سمجھ لو وہ اللہ کو بھول گیا۔ ایک بزرگ نے ابراہیم ادہمؒ کو خواب میں دیکھا اور کہا اے نیکی کی تعلیم دینے والے مجھے راہ راست دکھلا تو انھوں نے فرمایا نیکی اور بھلائی تمام و کمال وہی ہے کہ تو اپنے مولیٰ کی یاد میں رہے اور بدی اور برائی تمام تر تیری دنیا کی محبت میں ہے اور ایک جگہ حق تعالیٰ محمد مصطفےٰ صلعم کو مخاطب کر کے فرمایا ہے اور یاد کر اپنے رب کو جب تو بھول جائے یعنے ماسوی اللہ کو بھول جائے روایت ہے حضرت ابوبکرؓ نے رسول اللہ صلعم سے پوچھا میں کس وقت ذاکر رہتا ہوں اپنے رب کا یا رسول اللہؐ تو رسولؐ نے فرمایا جب تو بھول جائے غیر اللہ کو یعنی اپنے آپ کو پس معلوم ہوا کہ اپنی ذات ہی کو بھول جانا چاہئے ورنہ اس بیہودہ گمان میں نہ رہیں کہ ہم

بعض الظن اثم . تا ازیں بیرون نیائی ویقین حاصل نمائی درعین اثم مقید ہستی ایمان کجاست بلکہ ہمہ گمانہا ترک باید کرد تا حق تعالیٰ یقین بخشد دین ہمہ یقین است ہر کرا یقین نیست ایمان کجا است ونزدیک امام اعظمؒ ایمان را یقین نامند اگر حاجت افتد در تفسیر زاہدی بہ بینید در محل ھوالذی انزل السکینة فی قلوب المومنین لیزدادو ایمانًا مع ایمانھم ہمدر دین محل میگوید الایمان ھو الیقین آرے من لا یقین له لا ایمان لهٗ

بھی خدا کی یاد میں ہیں اس گمان فاسد سے نکل جانا چاہئے گنا اصل یہی ہے چنانچہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہے بے شک بعض گمان گناہ بھی ہوتا ہے جب تک اپنی ہستی کے گمان سے باہر نہ آئے اور نیستی کا یقین حاصل نہ کرلے سمجھ لے کہ تو گمان گناہ کے کنوئیں میں مقید ہے پھر ایمان کہاں بلکہ تمام گمانوں کو ترک کردینا چاہئے تا کہ حق تعالیٰ یقین بخشے دین تمام یقین ہی ہے جس کو یقین نہیں ہے ایمان کہا ہے۔ امام اعظمؒ کے نزدیک ایمان کا نام ہی یقین ہے۔ مزید اس امر کو سمجھنا چاہئے تو تفسیر زاہدی میں دیکھ فرمان حق تعالیٰ وہی ہے جس نے اتارا ہے سکون کو مومنوں کے دلوں میں تا کہ بڑھیں ایمان میں اپنے ایمان موجود کے ساتھ کی تفسیر میں مفسر کہتا ہے ایمان ہی یقین ہے ہاں جسے بیشک یقین نہیں اوسے ایمان نہیں۔

تصدیق دلت کہ اصل دین است
از نور یقین بود یقین است
تاکے نفس از گمان بر آری
ایمان تو دروں دل نداری
دلے کریاد مولیٰ نیست خرم
مبادا ہیچ گاہے خالی از غم
دل یکے منظر لیست ربانی
خانۂ دیوار تو دل خوانی
دل آں بود کہ وقت ہیچا ہیچ
جز حق نبود درو ہیچا ہیچ

تیرے دل کی تصدیق جو اصل دین ہے
وہ نور یقین ہی ترا بالیقین ہے
کب تک تو گمان میں سانس لے گا
بے ایمان ہی دل ترا رہے گا
جو دل یاد خدا سے ہو نہ شاداں
نہووے غم سے خالی وہ کسی آن
دل تو منظر ہے خاص ربانی
تیری نظروں میں گھر ہے شیطانی
وہی دل ہے ہر کشمکش ہر خلش میں
نہ ہو جس میں جز یاد حق ہر روش میں

رباعی

این تن کہ مرکب است دنیا دارد
واں جاں کہ مجرد است عقبٰی دارد
واں دل کہ میانِ تن وجانست بداں
سلطانِ طریقت است مولیٰ دارد

نظم

از بوالہوسی برسرکارے نرسی
تاغم نخوری بغمگسارے نرسی تاسودہ نگردی
چوحنادرسنگے ہرگز بکف پائے نگارے نرسی
چوں چونہ بزیر نارتاتن نہ نہی
ہرگز بلب لعل نگارے نرسی
چوں شانہ بزیر ارہ تا تن نہ دہی
ہرگز بسر زلف نگارے نرسی
مہندی شہ کے پاوں لگی تو بہتی پیارا
دو پاہن تل پلس کریں تن پسیا سارا

اے برادرتا خودرابلا الہ زیروز برنسازی بہ الا اللہ نرسی ومقصودآنست کہ بمطلوب نرسی تا ازخودنرسی ودورنشوی خداپرست نباشی تا از ہردو عالم روے نگردانی بحق آوردن نتوانی اگرگوئی کہ بتوانم قدم برنہ کہ بتوانی وگرگوئی کہ نتوانم

ترجمہ رباعی

تن و جاں دونوں کا مسکن ہے دنیا
اور جان مجرد کا مرجع ہے عقبٰی
وہ دل جوتن و جان کے درمیاں ہے
طریقت کا سلطان ہے اللہ والا

ترجمہ نظم

پہنچے گا ہوس سے تو نہ کچھ پانے تک
پائیگا نہ غمگسار غم کھانے تک
تلووں کو نگار کے نہ پائے گا تو
مہندی کی طرح سے خود کو پسوانے تک
تو لعلِ لب نگار تک نہ پہنچے
چونے کی طرح آگ میں جل جانے تک
تن ارہ تلے دیکے جو کنگھی نہ بنے
پہنچے گا نہ زلف یار سلجھانے تک
مہندی جو لگی شاہ کے پاؤں کو سجیلی
تن پس گیا تب شاہ کے پیروں تلے پہنچی

اے بھائی! جب تک تو خود کو لا الٰہ سے تہ وبالا نہ کرے گا الا اللہ تک نہیں نہ پہنچے گا، مقصود یہ کہ مطلوب کو نہ پائے گا جب تک کہ خود سے رہا نہ ہوگا خودی سے دور نہ ہوگا خدا پرست نہ ہوگا جب تک دوعالم سے روگرداں نہ ہوجائے گا حق تعالیٰ

قدم برنہ کہ بتوانی وگر گوئی کہ نتوانم برو بنشین کہ نتوانی قال النبی صلی الله علیه وسلم ابی الله ایں یکون لصاحب النفس الیه سبیلا وقال النبی صلعم الویل کل الویل لمن کان فی حجاب نفسهٖ وقال النبی صلی الله علیه وسلم الویل کل الویل لمن ترک عیاکهٗ بخیر وقدم علی ربّهٖ بشر وعن ابن عمر رضی اللّٰه عنهما

من لم یکن للوصال اهل فکل احسانهٖ ذنوبة

تم المکتوب بحمد الله الملک الوهوب.

(مرقوم در ما قبل ۹۳۵ھ)

کی طرف رخ نہ کر سکے گا۔ اگر تو کہے کہ میں کر سکوں گا تو قدم آگے بڑھا تو کر سکے گا اور اگر تو کہے کہ نہ کر سکوں گا تو جا بیٹھ تو نہ کر سکے گا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اللہ کو یہ گوارہ نہیں ہے کہ کوئی اہل نفس اوس کی طرف راستہ پائے نیز فرمایا ہے خرابی ہے پوری خرابی اوس کی جو اپنے نفس کے پردے میں رہے (نفسانیت یعنی انانیت سے باہر نہ ہو) نیز فرمایا ہے نبی صلعم نے خرابی ہے پوری خرابی اوس کی جو اپنے اہل وعیال کو اچھی حالت میں چھوڑے اور خود آئے اپنے رب کے پاس بری حالت کے ساتھ (یعنی بغیر زاد آخرت کے) اور حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا انھوں نے

ترجمہ **شعر**

نہ ہو جو وصل ذات حق کے قابل

تو ہر احسان ہے اوس کا گنہ میں داخل

(تمام ہوا ترجمہ مکتوب حضرت شاہ نعمتؓ)

مکتوب حضرت بندگیمیاں امین محمدؓ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

برادران دینی ومحبان یقینی وتابعان شریعت محمدی واضح باد کہ چوں مومناں بگوش جاں بشنوند وہوش دل فکر کنند وبرآں حامل باشند بعدہ۔ لعلکم ترحمون شوند قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم الدنیا جیفة واطالبها کلاب وشرا لکلاب من وقف علیها برائے اللہ خود منصف شوید کہ سگاں را بر بساط خود نہ نشانند حق تعالیٰ حکیم وعلیم است پس طالب دنیا را در جنت خود کے درآرد معاذ اللہ چوں حضرت مصطفیٰؐ طالب دنیا را سگ فرمودہ اند پس جائے سگ بیرون در باشد ومزبل باشد نعوذ باللہ منها مومن سگ نباشد بلکہ شیر باشد ہیچ شیری بر مردار نہ بیند ونہ نشیند عجب دوری از حق تعالیٰ بہ سبب ایں جیفہ مردماں را پیدا شدہ است اما بہ شوخی خود را شیری گویانند وای برایشاں قالوا امنا بافواهِهِم وَلم تؤمِنْ قُلُوبهم (جزء۶ رکوع ۱۰) سگ دوں ہمت استخواں جوید پنجہ شیر مغز جاں جوید سگ چو مردار یافت جاں بہ شمرد۔ خر چو خس یافت زعفران شمرد۔ قال النبی صلعم الدنیا سجن المومن وجنة الکافر. ای عزیزاں برائے اللہ

دین مہدیؑ یعنی خداطلبی کو قبول کرنے والے برادروں وخدا کے دیدار کے محبوں محمدﷺ کی خداطلبی کی راہ پر چلنے والوں پر واضح ہو کہ جب مومنین (مصدقان مہدیؑ) خداطلبی کی باتیں گوش وجان سے سنیں اور ہوش دل سے فکر کریں اور خداطلبی کی راہ پر چلیں تو اس کے بعد فرمان خدا لعلکم ترحمون (تاکہ تم رحم کئے جاؤ) کے مستحق بنیں۔

آنحضرت نے فرمایا کہ دنیا مردار ہے اور اس کے طالب کتے ہیں اور کتوں میں برا کتا وہ ہے جو ٹھیر گیا اس پر۔

اللہ کے واسطے آپ خود انصاف فرمایئے کہ جب آپ کتوں کو اپنے بستر پر نہیں بٹھاتے تو اللہ تعالیٰ جو بڑی حکمت والا اور بڑا جاننے والا ہے پس دنیا کے طالب کو اپنی جنت میں کس طرح داخل کریگا معاذ اللہ چونکہ حضرت محمد مصطفیٰؐ نے طالب دنیا کو کتا فرمایا ہے پس کتے کی جگہ دروازہ کے باہر ہوگی اور گوہ گوبر نجاست وغیرہ ڈالنے کی جگہ ہوگی۔ نعوذ باللہ منها مومن (مقبل مومن) کتا نہ ہوگا بلکہ شیر ہوگا اور کوئی شیر نہ تو مردار کو آنکھ اٹھا کر دیکھتا ہے اور نہ مردار کے پاس بیٹھتا ہے (شہ رگ سے زیادہ نزدیک رہنے والے) حق تعالیٰ سے دوری تعجب ہے اسی دوری کی وجہ دنیا مردار لوگوں کے

خود منصف شوید کہ در بندیخانہ کسی را خرمی وخوشی میباشد مگر کسیکہ دنیا را بجن کردہ نمی داند پس او مومن نباشد کسی در بندیخانہ خان و ماں ساز دو شاد ماں میشود و ذوق میگر و ہیچ یکی محبوس از غم نمی رہد تا مادام کہ از حبس خلاس نیابد چوں دنیا بندیخانہ است و مرد ماں ہمہ بندیواں ہستند تا مادام کہ آنجا باشند در ماتم و اندوہ و در غم باشد و ایں بندیخانہ را جنت نہ بینند و چوں در نظر مومناں چیزے نمی نماید پس مومناں بگوشہ چشم سوی ایں چوں نگرند۔ دنیاست بلا خانہ و عقبیٰ ہوس آباد۔ ما حاصل ہر دو ایں بیک جو نستانیم ایں غرہ بدنیا شدہ داں فتنہ بہ عقبیٰ ما فارغ ازیں ہر دو نہ انیم نہ آنیم آخر ہوس آباد را بہشت می گویند و ایں دنیا را دوزخ می خوانند پس کسی را کہ نور ایمان می باشد و ایں دنیا را دوزخ می بیند پس او در دوزخ چوں می ماند۔

"کلا لو تعلمون علم الیقین لترون الجحیم"

(جز ۳۰ رکوع ۲۷)

افسوس صد ہزار افسوس کہ درون ایشاں نور ایماں نیست اگر نور ایمان بودی ایں جیفہ را عین دوزخ دیدی و بدیں آلودہ نہ شدی و ہر کہ بدیں آلودہ نہ گشت در نظرش نغز و زیبا آمد و در دل بدانست کہ ایں خوب و نیک است پس آں کس کافر است علی التحقیق بہ نص قطعی و بہ حدیث نبوی۔ قال اللہ تعالیٰ زین للذین کفرو الحیوۃ

گلے کا ہار بن گئی لیکن لوگ بے خوفی سے خود کو شیر کہلاتے ہیں ان پر افسوس ہے منہ سے کہہ دیتے ہیں کہ ہم مسلمان ہیں اور ان کے دل مسلمان نہیں۔ کمینی ہمت کا کتا ہڈی طلب کرتا ہے۔ شیر کا پنجہ مغز جان طلب کرتا ہے۔ کتا جب مردار پاتا ہے تو سمجھتا ہے کہ جان ملی۔ گدھا جب گھاس پاتا ہے تو زعفران سمجھتا ہے۔

آنحضرتؐ نے فرمایا کہ دنیا مومن کے لئے قید خانہ ہے اور کافر کے لئے جنت ہے۔

عزیزو اللہ کے لئے خود انصاف کرو کہ کسی کو قید خانہ میں خوشی ہوتی ہے؟ مگر اسی کو جس نے دنیا کو قید خانہ نہ جانا وہ مومن نہیں (مہدوی نہیں) بھلا کوئی شخص قید خانہ میں گھر اور سامان مہیا کرتا ہے اور خوشحال رہتا ہے اور محظوظ ہوتا ہے سچ تو یہ ہے کہ کوئی قیدی جب تک قید سے نہ چھوٹے بے غم نہیں رہتا پس جب دنیا قید خانہ ہے تو سب لوگ قیدی ہوئے جب تک کہ قید خانہ میں رہیں دردو غم اور ماتم میں رہیں اور اس دنیا کے قید خانہ کو جنت نہ سمجھیں چونکہ یہ دنیا مومنوں کی (مصدقان مہدیؑ) کی نظر میں کوئی وقعت نہیں رکھتی لہٰذا وہ اس دنیا کو آنکھ اٹھا کر کیوں دیکھنے لگے۔

دنیا امتحان کا گھر ہے اور آخرت آرزو کا ٹھکانہ ہم طالبان مولیٰ دنیا اور آخرت کی ساری تحصیل کو ایک جو دے کر بھی نہیں لیتے دنیا کے طالب دنیا پر مغرور ہیں اور آخرت کے طالب آخرت کے فتنہ میں پڑے ہوئے ہیں۔

الدنیا (جز ۲ رکوع ۱۰) یعنے ہر کرادنیا خوب وزیبانماید دنیا بچہ ارزو کہ بدومی نازی گرخندہ کند باتو گہی غمازی زالیست دغاباز مباز بادی بازی ترسم کہ برودین ترابازی بازی۔

ای عزیزاں چشم دل می بایدتا ایں زال راقبیح وزشت صورت بہ بیند و بدیں نیا لاید تامادام کہ نور دل حاصل نہ شدہ باشد ایں گفتار را چوں فہم کند اگر نور دل حاصل شدہ باشد بہ بیند و بداند کور بی نور چشم چہ بیند و چہ داند و ملک دنیا را چوں بے معنی نگری بدست خودنگیری اگر ترک لذت رالذت بدانی لذت نفس رالذت نخوانی موموناں از ترک لذت فانی لذت باقی یافتہ اند کہ بدنیا و آخرت ازاں بدل نکنند اما وای برآں باد کہ ایں لذت نیافتہ کری کہ درگندم باشد خبر آسماں وزمیں چہ داندے

ہر آں کرمی کہ در گندم نہال است
زمین و آسمان دی ہمان است

ای عزیزاں ازیں عالم تنگ حوصلہ بجز امید در عالم فراخ کنید انگہ بدانید کہ درخواست گوئید والاخرۃ خیر و ابقی الدنیا شروفنی وقال عیسیٰ ابن مریم لم یلج ملکوت السمٰوٰت والارض من لم یولد سرتین. تاکہ ازیں عالم بیروں نیاید درعالم باقی نہ رسد۔

ہم طالبان مولیٰ دنیا اور آخرت دونوں کی طلب سے فارغ ہیں آخر طالبان آخرت آخرت کو بہشت اور اس دنیا کو دوزخ کہتے ہیں پس جس میں نور ایمان ہو وہ اس دنیا کو دوزخ دیکھتا ہے پس وہ دوزخ میں کیونکر رہے۔ اگر تم جانو یقین کا جاننا (تم غافل نہ رہو ورنہ) تم ضرور دوزخ دیکھ لو گے افسوس صد ہزار افسوس کہ طالبان دنیا کے دل میں نور ایمان نہیں اگر ان میں نور ایمان ہوتا تو اس مردار دنیا کو عین دوزخ دیکھتے اور اس میں آلودہ نہ ہوتے اور جو شخص دنیا میں آلودہ ہوا تو دنیا اس کو بہت خوبصورت نظر آئی اور دل میں جانا کہ دنیا بہت اچھی ہے پس جو شخص دنیا کو اچھی سمجھا وہ نص قطعی اور حدیث نبوی (دنیا کافر کے لئے جنت ہے) کی رو سے علی التحقیق کافر ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے زین الذین عمدہ کردکھائی گئی کافروں کے لئے دنیا کی زندگی یعنی جس کسی کو دنیا اچھی اور آراستہ نظر آئی وہ کافر ہے۔

دنیا کس شمار میں جو اس پر ناز کرتا ہے
کبھی تیرا مضحکہ اڑاتی ہے اور کبھی طعن کرتی ہے
وہ تو دغا باز بوڑھی ہے اسکے ساتھ مت کھیل
میں ڈرتا ہوں کہ کہیں کھیلتے کھیلتے تجھ کو بے دین نہ کردے

عزیزو! اس بڑھیا کو بری اور بدصورت دیکھنے اور اس میں آلودہ نہ ہونے کے لئے دل کی آنکھ چاہئے جب تک کہ نور دل حاصل نہ ہو اس ڈائن کو کیسے سمجھ سکتا ہے اگر نور دل حاصل ہو تو اس لئے ڈائن کی اصلیت سے

ای ہر کہ زغوغا زہد وای برو
در خلق جہاں دل بہ نہد وای برو
در دست فقیر نیست جز نقد وقت
ایں نیز گراز دست و بدواہی برو

ای عزیزاں مومن آنست کہ باخدا باشد یا دریاد خدا باشد۔

سعدی وصال یار میسر نمی شود
باری بیاد دوست زمانہ بسر بریم

پس کسیکہ بغیر ایں مشغول است عمر خود ضائع می کنید او ماخوذ عنداللہ خواہد شد حق تعالیٰ خواہد پرسید کہ عمر خود را کجا صرف کردی ہشیاری باید شد یا بادوست یا باذکر دوست می باید گزارانید بلی یعنی مشغول می باید شدن واز غیر اعراض می باید کرد و رو بہ سوی خدا می باید آورد آہ ای عزیزاں ایں گفتن و شنیدن باطالباں و دردمنداں است نہ کہ باسنگدلان و تنگدستاں و سیہ رویاں و جیفہ خواراں بلکہ باایشاں کارہم نیست۔ **کما قال اللّٰہ تعالیٰ ذرھم یاکلو ویتمتعوا ویلھھم الامل فسوف یعلمون** (جز ۱۴ رکوع ۱)

در باب ایشاں حق تعالیٰ فرمود
قدر گل و بل بادہ پرستاں وانند
نے سنگدلال و تنگدستاں وانند
از بیخبری بے خبراں مغروراند
سریست دریں سینہ کہ مستاں و انند

واقف ہوا اندھا آنکھ کی روشنی کے بغیر کیا دیکھے اور کیا جانے اور جب تو ملک دنیا کو کھوکلا دیکھے تو اس کی حکومت پسند نہ کرے اگر تو ترک لذت کو لذت جانے تو نفسانی لذتوں کو لذت نہ جانے مومنوں نے (مصدقان مہدیؑ نے) فانی لذت کو ترک کر کے باقی لذت پائی ہے کہ باقی لذت کے بدلے دنیا اور آخرت دونوں کو نہیں لیتے لیکن اُس پر افسوس کہ جس نے باقی لذت نہ پائی جو کیڑا گیھوں میں رہتا ہے اس کو زمین و آسمان کی کیا خبر ہے جو کیڑا گیھوں کے دانہ میں پوشیدہ ہے اس کے لئے زمین و آسماوہی گیہوں کا دانہ ہے۔ عزیزو! اس تنگ حوصلہ عالم سے نکل جاؤ اور عالم فراخ میں قدم رکھو اس وقت جانو کہ تم خود سچ کہتے ہو کہ آخرت بہتر اور باقی ہے اور دنیا بدتر و فانی ہے حضرت عیسیٰؑ نے فرمایا ہے کہ وہ شخص زمین و آسمان کے عجائبات سے باہر نہ ہوا جو پیدا نہ ہوا اور بار جب تک کہ اس عالم سے باہر نہ ہو عالم باقی کو نہ پہنچے۔

اے وہ شخص جو مخلوق کی گڑبڑ سے الگ نہ ہوا افسوس ہے اس پر اور اس پر افسوس ہے اس پر جو مخلوق سے دل لگایا فقیر کے ہاتھ میں نقد وقت کے سوا دوسری چیز نہیں اگر فقیر اس نقد وقت کو بھی کھو دیا تو اس پر افسوس ہے۔

عزیزو! مومن (مقبل مومن) وہ ہے جو خدا کیساتھ رہے یا خدا کی یاد میں رہے۔

اے سعدی اگر یار کا وصال میسر نہیں ہوتا جو تو کم

چوں۔ای عزیزاں! ہیہات ہیہات مردہ دلاں ماریک خاطراں بدنیا سرایت گشتند ای وای ہزار افسوس زاری چہ باید کہ دوروے سیاہ وخجل چوں باید نمود و براحوال اطلاع چہ نوع باید داد۔ای عزیزاں بہ صحبت ایشاں نباید نشست تا تاریکی ایشاں در دل اثر نکند و دل را تاریک و پلید نسازد وواز ایشاں بباید گریخت وایں آیت رافہم باید کرد ففروا الی اللہ وبندگی حضرت شاہ محمد مہدی موعود آخر الزماں علیہ السلام برای سوختگاں و بی نوایاں ومفلساں و دردمنداں وافتادگاں وطالباں خدا ومشتاقاں لقائ مولیٰ و عاشقان سرمست راخبر دادہ است کہ ہر کہ بہ سوئی غیر توجہ کند یا بر در مخلوق رود اواز آن مانیست اواز آن مانیست و از آن تا اینجاست کلام ملاحظہ ہو مستطاب مولفہ حضرت میاں سید شہاب الدین شہیدؒ۔

از کم دوست کی یاد میں عمر صرف کریں۔

پس جو شخص غیر خدا میں مشغول ہے اپنی عمر ضائع کرتا ہے وہ اللہ کے پاس ماخوذ ہوگا اللہ تعالیٰ پوچھے گا کہ اپنی عمر کس کام میں صرف کیا تو جواب دیگا ہشیار رہنا چاہئے یا دوست کیساتھ یا دوست کے ذکر میں بسر کرنا چاہیئے ہاں یعنی دوست کے ذکر میں مشغول رہنا چاہئے۔اور غیر خدا سے رخ پھیر کر خدا کی طرف رخ کرنا چاہئے۔

افسوس عزیزو! یہ خدا طلبی کی باتیں خدا کے طالبوں اور دردمندوں سے کہنے اور سننے کے لائق ہیں سنگدلوں تنگ راستوں سیہ رویوں اور مردارخواروں سے کہنے سننے کے لائق نہیں بلکہ ان مردارخواروں سے تو کوئی غرض نہیں چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ چھوڑ دے ان کو کہ کھالیں اور نفع اٹھالیں اور ان کو غافل کئے رہے۔امید پھر آگے ان کو معلوم ہو ہی جائیگا۔حق تعالیٰ نے تو مردار خواروں کے حق میں یہ فرمایا ہے کُل معرفت اور شراب عشق کی قدر اسکے پینے والے جانتے ہیں سنگدل اور تنگدست کیا جانیں شراب عشق و محبت سے بے خبر اپنی بے خبری پر ہی مغرور ہیں۔جو بھید اس سینہ میں ہے اللہ کے متوالے جانتے ہیں عزیزو افسوس افسوس مردہ دل اور تاریک دل دنیا سے پیوست ہوگئے اور وای ہزار افسوس کس قدر زاری کرنی چاہئے اور اپنے سیاہ وخجل رخ کو کیسے دکھلائیں اور اپنے احوال کی اطلاع کیوں کردیں۔عزیزو! مردارخواروں کی صحبت میں نہیں بیٹھنا چاہیئے تاکہ انکی تاریکی تمہارے دل میں اثر نہ کرے اور دل کو تاریک و پلید نہ بنائے۔اور ان سے بھاگنا چاہئے اور اس آیت کو سمجھنا چاہئے ففروا الی اللہ یعنی بھاگو تم اللہ کی طرف اور بندگی میراں حضرت شاہ محمد مہدی موعود آخر الزماں علیہ السلام نے عشق کی آگ میں جلے ہوؤں بے سامانوں مفلسوں دردمندوں عاجزوں خدا کے طالبوں لقاء مولیٰ کے مشتاقوں اور عاشقان سرمست کے لئے یہ خبر دی ہے کہ جو شخص (تارک دنیا طالب مولیٰ) غیر اللہ کی طرف توجہ کرے یا مخلوق کے دروازہ پر (منفعت کیلئے) جائے وہ ہماری آن سے نہیں، وہ ہماری آن سے نہیں، وہ ہماری آن سے نہیں۔ یہاں تک ہے مکتوب کا مضمون۔

مکتوب حضرت شاہ عبدالرحمٰنؒ بن حضرت شاہ نظامؒ

بخدمت حضرت شاہ دلاورؒ

(مکتوب فارسی) سراج الطالبین سلطان السالکین ہادی المضلین قدوۃ العاشقین والعارفین اعنی مقبول ہردو جہانی تابع کلام ربّانی امان الدہر برہان الحق و الحقیقۃ والدّین بندگی میاں شاہ دلاورؒ سلام وتحیات وقدم بوسی از بندہ کمینہ و کمترین وخاکسار فقیر حقیر آرزومند ملاقات وسوختۂ دردِ فراق عبدالرحمٰن بن نظامؒ مطالعہ و استماع قبول فرمایند احوال بکرم ذوالجلال وقادر برکمال مقارن بخیر وموافق بر صلاح است وللہ الحمد والمنّۃ غرض صحیفہ درمعنی آنکہ حضرت خوندکار برائے خدائے تعالیٰ و برائے شفاعت محمد رسول اللہؐ نظر شفقت عمیم ومرحمت قدیم برفقیر حقیر ارزانی بدارید وایں کمینہ رادور مگذارید چشم ایں فقیر بغیر آنحضرت بے بصر ماندہ است اینجا ماندن محال است ولیکن۔

قید الماءِ اشاً من قید الحدید درکاراست

تاکہ از جانب معشوق نباشد کششے

کوشش عاشق بیچارہ بجائے نرسد

کشش ظاہری و باطنی ارزانی بدارید فقیر درمیان دو دشمن ماندہ است دشمن ظاہری کہ قصد جان می کند و دشمن باطنی قصد دین وایماں می کند حق تعالیٰ ازیں دو دشمن خلاص بخشد

(ترجمہ مکتوب) طالبان راہِ حق کے چراغ سالکانِ راہ حق کے سلطان بھٹکے ہوؤں کے رہنما عاشقین وعارفین حق کے پیشواء میرے ممدوح جو مقبول ہر دو جہاں تابع کلامِ رحماں زمانہ کیلئے باعث امن وامان راہ حق وحقیقت اور دین کیلئے حجت وبرہان بندگی میاں شاہ دلاورؒ ہیں سلام اور الطاف عنایات الٰہی کے تحفے منجانب اللہ پاتے رہیں اور اشتیاق قدم بوسی اس بندۂ کمینہ وکمترین خاکسار فقیر حقیر ملاقات کے شیدائی سوختۂ دردِ جدائی عبدالرحمٰن بن حضرت شاہ نظامؒ کی جانب سے مطالعہ میں لائیں اور قبول فرمائیں یہاں کے احوال خدائے بزرگ وبرتر کے کرم سے جو قادر باکمال ہے خیر وخوبی سے نزدیک اور درستی اور بہتری کی جہت سے ٹھیک ہیں اور سب تعریف اللہ ہی کے لئے ہے اور سب نوازش اُسی کی ہے غرض اس عریضہ کی درحقیقت یہی ہے کہ حضرت جو ہمارے مقتداء اور آقا ہیں خدا تعالیٰ کی رحمت اور محمد رسول اللہ کی شفاعت کے واسطے سے (جو سب مومنوں کے لئے عام ہے) عام وتام نوازش وقدیم دادودہش کی نظر اس فقیر حقیر پر مبذول رکھیں اور اس کمینہ کو دل سے دور نہ کرڈالیں، اس فقیر کی آنکھیں بغیر آنحضرت

و دیدار آنخضرت روزی کند آمین بیت

عمرم بیاد رفت و سرم در ہوائے تو

خرم سریکہ خاک شود زیر پائے تو

آنخضرتؒ رامیاں عبدالقادر و میاں عبداللطیف ومیاں عبدالرزاق صالح محمد و میاں نور محمد و میاں لاڑ محمد و میاں شہ منور و میاں حاجی کمال و میاں میرانجی و میاں حاجی عبداللہ و میاں برہان الدین ابناء ملک معروفؒ و والدۂ ایں فقیر و حلیخانۂ ایں فقیر و ہمہ خواہراں و میاں پیر محمد و میاں راجے محمد سلام وقدم بوسی رسانیدہ اند

فقط

مرقوم در ماقبل ۹۴۵ھ

کے دیدار کے بے بصر ہوکر رہ گئی ہیں یہاں کا رہنا میرے لئے محال ہوگیا ہے۔ لیکن آب و دانہ کی قید جو زنجیر زنداں کی قید سے بھی زیادہ سخت ہے اسی کا سامنا ہے۔

گر نہ معشوق کی جانب سے کشش ہوائے دل

کوشش عاشق بیچارہ رہے بے حاصل

کشش ظاہری اور کشش باطنی دونوں کو خوندکار ملحوظ رکھیں یہ فقیر دو دشمنوں کے درمیان ہے دشمن ظاہری موت جان کے قصد میں اور دشمن باطنی (شیطان) دین و ایمان چھیننے کے قصد میں ہے اللہ ان دونوں سے محفوظ رکھ کر آنخضرتؒ کا دیدار روزی کرے۔

گذری ہے عمر سر میں ترا شوق ہے سدا

وہ سر ہے خوش نصیب جو ہو خاک پا ترا

آنخضرتؒ کو میاں عبدالقادر، میاں عبداللطیف، میاں عبدالرزاق، میاں صالح محمد، میاں نور محمد، میاں لاڑ محمد، میاں شہ منور، میاں حاجی کمال، میاں میرانجی، میاں حاجی عبداللہ، میاں برہان الدین فرزنداں ملک معروفؒ اور اس فقیر کی والدہ اور اہلیہ اور تمام بہنیں اور میاں پیر محمد اور راجے محمد سلام وقدم بوسی عرض کئے ہیں۔

فقط

تمام ہوا ترجمہ مکتوب حضرت شاہ عبدالرحمٰنؒ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مجلس

علامہ میاں عبدالغفور سجاوندیؒ

معہ مقالہ تمہیدی (دربیان مہدیت)

مقالہ تمہیدی

امام مہدی آخرزماںؑ کہ درکونین

جزاو کسے نبود مثلِ احمدؐ مختار (علامہ شمسیؒ)

اللہ تعالیٰ کے خاص الخاص بندوں کا اللہ سے ولایت یعنی قرب کے ذریعہ اللہ سے ہدایت پانا جو خاص الخاص مرتبۂ مہدیت ہے اس کے چار نام قرآن مجید میں ملتے ہیں۔ نبوت، رسالت، خلافت اور امامت چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اپنے سب سے پہلے نبی حضرت آدم علیہ السلام کے حق میں فرمایا ہے۔

انی جاعل فی الارض خلیفه — میں بنانے والا ہوں زمین میں خلیفہ

پھر حضرت داؤد علیہ السلام کے حق میں فرمایا ہے۔

یا دائود انا جعلناک خلیفة فی الارض فاحکم بین الناس بالحق. — اے داؤد ہم نے تجھ کو بنایا ہے خلیفہ (نائب) زمین پر پس تو حکم کر لوگوں میں حق کے ساتھ۔

نیز حضرت ابراہیم علیہ السلام کے حق میں فرمایا

انی جاعلک للناس اماما — میں بنانے والا ہوں تجھ کو لوگوں کا پیشوا۔

اور نبوت و رسالت کے القاب کا ذکر تو قرآن میں جا بجا ہے اور جب حضرت رسالت پناہؐ پر نبوت و رسالت ختم ہوئی اور یہ

آیت کریمہ نازل ہوئی۔

ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ و خاتم النبین	محمد کسی کا باپ نہیں تمہارے مردوں میں سے لیکن اللہ کا رسول ہے اور خاتم ہے تمام نبیوں کا۔

اور امّت کو معلوم ہوا کہ اب اور کوئی نبی و رسول قیامت تک نہ ہوں گے تو یہ سوال پیدا ہونا لازمی تھا اور ہوا کہ قیامت کب ہوگی اس کا علم تو اللہ تعالیٰ ہی کو ہے پھر قیامت قائم ہونے تک زیادہ عرصہ ہوا اور کوئی نبی و رسول نہ آئے تو امت گمراہی اور ہلاکت سے کیسے محفوظ رہے گی؟ اسی سوال کا جواب تھا جو آنحضرت **صلعم** نے ارشاد فرمایا۔

لن تھلک امۃ انا فی اولھا و عیسیٰ فی اٰخرھا والمھدی فی وسطھا	ہرگز ہلاک نہوگی ایسی امت جس کے شروع میں مَیں ہوں اس کے آخر میں عیسیٰ ہونگے اور بیچ میں مہدی۔

یہ حدیث حافظ ابونعیمؒ نے اپنی کتاب اخبار المہدی میں لکھی ہے اور اسی کی ہم معنی ایک حدیث مسند رزین میں آئی ہے جس کے الفاظ یہ ہیں۔

کیف تھلک امۃ انا اولھا والمھدی وسطھا والمسیح آخرھا الخ	کیسے ہلاک ہوگی ایسی امت جس کے شروع میں مَیں ہوں وسط میں مہدی ہوں گے اور آخر میں مسیح عیسیٰ ہوں گے۔

اس حدیث کے راویوں کے سلسلہ کو سلسلۃ الذہب یعنی سنہری سلسلہ کہا گیا ہے اور اس کا ذکر بحوالہ مسند رزین حدیث کی مشہور و معروف کتاب مشکوٰۃ المصابیح کے باب ثواب ہذہ الامۃ میں آیا ہے اس حدیث کے مضمون سے یہ ظاہر ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے درمیانی زمانے میں امت کو گمراہی اور ہلاکت سے بچانے کے لئے حضرت مہدی علیہ السلام کے آنے کا ذکر فرمایا تھا' پھر جب یہ سوال ہوا کہ مہدی کس قبیلہ سے ہوں گے تو آنحضرتؐ نے یہ بھی ظاہر فرمایا کہ وہ میرے اہل بیت سے ہوں گے اس معنیٰ کی بھی کئی روایتیں کتب صحاح میں آئی ہیں ان میں سے بعض میں یہ بھی ذکر ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا مہدی کا نام میرا نام اور ان کے باپ کا نام میرے باپ کا نام ہوگا منجملہ ان حدیثوں کے ایک یہ ہے کہ حضرت رسول اللہ نے فرمایا۔

المھدی من عترتی من ولد فاطمۃ	مہدی میرے اہل بیت سے فاطمہ کی اولاد سے ہونگے۔

یہ حدیث سنن ابو داؤد میں آئی ہے۔ اس میں حضرت مہدیؑ کے اہل بیت نبیؐ سے ہونے کے علاوہ' اولاد فاطمہ سے ہونے کی بھی صراحت ہے۔

مضمون مندرج بالا کو بہ غور دیکھنے اور سمجھنے سے معلوم ہوگا کہ نبوت ورسالت یعنی بواسطۂ جبرئیلؑ ووحی احکام خدا پانے کے دعوے کیساتھ مہدیت خاصہ کا زمانہ ختم ہونے کے بعد اظہار ولایت یعنی بغیر کسی واسطہ کے بذریعہ قرب حق تعالیٰ احکام حق تعالیٰ پانے کے دعوے کیساتھ مہدیت خاصہ کا ایک آخری منصب باقی تھا اسی کو محققین امت نے منصب ختم ولایت محمدی سے تعبیر کیا تھا اور اسی منصب پر مامور ہونے والے خلیفۃ اللہ اور امام امت کی آمد کا وعدہ حضرت رسالت پناہؐ نے مہدی کے لقب سے فرمایا اسی لئے خدا کے آخری خلیفہ اور امت کے سب سے بڑے امام تابع تام وقائم مقام محمد مصطفٰے علیہ السلام کا لقب مہدی موعود امام آخر الزماں خاتم الاولیاءً وخاتم ولایت محمدی مراد اللہ ہوا اور یہ ظاہر ہے کہ جس طرح ہر نبیؑ ورسولؑ کی تصدیق فرض ہوئی اور ان کا انکار کفر ہوا اسی طرح امام آخر الزماں مہدی موعود خلیفۃ اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصدیق فرض اور انکار کفر ہے اور جب حسب مشیت الٰہی' حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نور وظہور ہوگا تو ان کی بھی تصدیق فرض ہوگی اور انکار کفر ہوگا۔

حضرت رسالت پناہ صلعم کے بعد جیسا کہ بعضے بندگان نفس وہویٰ نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا۔ ویسے ہی بعضے ہوئی پرستوں نے جاہ وسلطنت کی خاطر مہدیت کا دعویٰ کیا' لیکن اُن کا انجام وہی ہوا جو جھوٹے مدعیانِ نبوت کا ہوا تھا اور بعضے اہل اللہ نے اپنے مقام کو سمجھنے میں مغالطہ میں پڑ کر اپنے آپ کو مہدی موعود سمجھا اور دعوی مہدیت کیا تھا اپنے اس دعوئے پر مصر نہیں رہے بلکہ ان میں سے ہر ایک نے حقیقت حال سے آگاہ ہوکر اور اپنی ذات میں خلافتِ الٰہیہ کی خصوصیات کو نہ پاکر اپنے دعوی سے رجوع کرلیا بالآخر اللہ کے حبیب خاتم الانبیاءً محمد مصطفٰےؐ کا وعدہ پورا ہونے کا زمانہ بھی آگیا اور حضرت امامنا بندگی میراں سید محمد مہدی موعود خلیفۃ اللہ خاتم ولایت محمدی مراد اللہ علیہ السلام کی ولادت شہر جون پور علاقہ ہند میں بتاریخ ۱۴/ماہ جمادی الاول شب دوشنبہ ۸۴۷ھ میں ہوئی حضرت رسالت پناہؐ کے سال ولادت کا مادہ تاریخی شارع ۵۷۱ھ اور حضرت امامنا مہدی موعود خاتم ولایت محمدیؑ کے سال ولادت کا مادۂ تاریخی شمس ولایت ہے ۸۴۷ھ۔

حضرت امامناؑ کو اگرچہ ابتداء عمر ہی سے حق تعالیٰ کی جانب سے علم لدّنی تمام وکمال عطا ہوچکا تھا اور تمام کتب سماوی از بریاد تھیں لیکن علماء ظاہری کی الزام دہی اور اتمام حجت ظاہری کے لئے حق تعالیٰ نے آنحضرتؑ سے علم ظاہری کی تحصیل کروائی پس سات ۷ سال کی عمر میں آپ نے قرآنِ مجید حفظ فرمایا اور بارہ سال کی عمر میں آپکے ظاہری معلم میاں شاہ

دانیالؒ اور دیگر علماء شہر نے آپ کو علوم ضروریہ کی تحصیل سے فارغ بحث و مباحثہ میں شیر حقائق و معارف کے اظہار و بیان میں دلیر پا کر اسد العلماء کا خطاب دیا وہیں سے آپ کی ولایت و عظمت کا چرچا ہوا حضرت خواجہ خضرؑ نے بھی آنحضرتؑ سے مل کر حضرت رسول خدا کی امانت تعلیم ذکر خفی لا الہ الا اللہ آپکے حوالے کی اور خواجہ آنحضرتؑ سے تلقین ہو کر میاں شاہ دانیالؒ اور آنحضرت علیہ السلام کے برادر میراں سید احمد کو بھی آنحضرتؑ سے تلقین کروایا اور جو بات آنحضرتؑ کو خدا کی طرف سے معلوم ہو رہی تھی کہ اے سید محمد تو ہی خاتم ولایت محمدی مہدی موعود ہے وہی حضرت خضرؑ نے بھی آنحضرتؑ سے بیان کر دی اور اسی وقت آنحضرتؑ کی مہدیت کی تصدیق خواجہ خضرؑ کیساتھ میاں شاہ دانیالؒ اور میراں سید احمدؒ نے کی لیکن آنحضرتؑ دعوی مہدیت کا تاکیدی حکم خدا کی طرف سے نہ ہونے تک محض احیاءِ شریعت و ازالۂ رسم و عادت و بدعت کے وعظ فرماتے رہے اور بیانِ کلام اللہ کے ساتھ خلق کو خدا کی توحید و عبادت کی طرف بلاتے رہے آنحضرت کے مجالس وعظ و بیان میں ہزار ہا اشخاص کا مجمع رہتا تھا حتیٰ کہ بادشاہ وقت سلطان حسین شرقی بھی آنحضرت کا مرید ہو چکا تھا اور آنحضرت کے ہمراہ کئی دفعہ اس نے کفار دشمنان اسلام سے جہاد کئے تھے۔ آخری جہاد دلپت راوٗ والئی گوڑ سے ہوا جس میں دلپت خود آنحضرتؑ کے ہاتھوں مقتول ہوا اور اس کے دل پر نقش بت دیکھ کر اور اوس کی زبان سے اسکی موت کے وقت اسی معبود باطل کا نام سن کر آنحضرتؑ نے فرمایا سبحان اللہ باطل کی پرستش کا یہ اثر ہے حق کی تاثیر کیا کچھ نہ ہوگی' اور اسی وقت آنحضرتؑ کو حکم خدا ہوا کہ اے سید محمد ہم نے تجھ کو اسلئے نہیں پیدا کیا کہ تو گھوڑوں پر سواری کرے اور دنیا کے کرّ و فر میں رہے۔ بلکہ ہم نے تجھے خاص اپنے لئے پیدا کیا اور اپنے دیدار کی طرف خلق کی دعوت کے لئے تجھے بھیجا ہے یہ فرمان سنانے کے بعد آنحضرتؑ پر جذبہ کی کیفیت طاری رہی ایسی کہ صرف اوقات نماز میں ہوشیار ہوتے پانی طلب فرماتے بی بیؒ وضو کرواتیں آپؑ فرض وقتی ادا فرما کر پھر بے ہوش ہو جاتے تھے سات ۷ سال تک یہی حال رہا اس اثناء میں جب کہ ایک دفعہ بی بیؒ نے معروضہ کیا کہ میرانجی کئی سال گذر چکے ہیں کہ ایک دانہ کھانے کا اور ایک قطرہ پانی کا حضور کے قالب مبارک میں نہیں پہنچا تو آنحضرتؑ نے جواب میں ارشاد فرمایا کہ جو کچھ بندے کی غذا ہے بندے کو پہنچتی ہے اور ایک روایت میں ہے کہ آنحضرتؑ نے فرمایا جو روح کی غذا ہے وہی قالب کی غذا ہوگئی ہے پھر ایک دفعہ اسی جذبہ کے دوران میں آنحضرتؑ جب ہوشیار ہوئے تو بی بیؒ نے عرض کیا کہ میرانجی کیا حال ہے جو آپ اس طرح دنیا و مافیہا سے بے خبر رہتے ہیں تو آنحضرتؑ نے فرمایا کہ تجلیات الوہیت پے در پے ایسی ہوتی ہیں کہ اگر ان دریاؤں کا ایک قطرہ بھی کسی نبی مرسل یا ولی کامل کو ملے تو تمام عمر اُسکو کوئی آگاہی اس عالم

کی نہ رہے خدا تعالیٰ کا فرمان ہوتا ہے کہ اے سید محمد اس واسطے سے کہ ہم نے تجھے خاتم ولایت محمدیؐ کیا ہے تجھ سے فرائض ادا کرواتے ہیں۔ غرض اس طرح سات سال بلا طعام و آب جذبہ میں غلبۂ سکر کی حالت میں گذرنے کے بعد پانچ سال صحو تام وسکر کی درمیانی حالت میں بحالت جذبہ گذرے اسی مدت میں کبھی کبھی کچھ غذا آنخضرتؑ نے نوش فرمائی جس کی مجموعی مقدار ساڑھے سترہ سیر ہوئی بحالت جذبہ پورے بارہ سال گذرنے کے بعد صحو تام کی حالت میں چالیس سال کی عمر میں آنخضرتؑ اپنے وطن جونپور سے ہجرت کی اور فرمایا کہ حق تعالیٰ کا فرمان ہوتا ہے کہ اے سید محمد ہمارے لئے ہجرت کر حج بیت الحرام کو جا وہیں تیرے دعوی کا ظہور ہوگا۔ اسی زمانے سے ولایت اور دیدار کے اظہار کا حکم پا کر طلب دیدار خدا ہر مرد وزن پر فرض ہونے کا حکم جو لازمہ اظہار ولایت محمدی کا تھا خدا کی طرف سے سنایا اور دیگر احکام متعلقہ بہ ولایت محمدی نافذ فرمائے اور تلقین ذکر خفی کے ساتھ طلب دیدار خدا کی جانب خلق کو بلاتے رہے جونپور سے نکلنے کے وقت سلطان حسین بادشاہ جونپور بھی حضرت کے ہمراہ چلنا چاہتا تھا لیکن آنخضرتؑ نے اس کو ایمان کی بشارت دیکر وہیں رہنے کی رضا دی وہاں کے قاضی علی محمد اور چند اشخاص پروانہ وار آنخضرتؑ کے اہل قبیلہ کے ہمراہ روانہ ہوئے پھر جہاں جہاں آنخضرتؑ نے نزول اجلال فرمایا مریدین ومہاجرین کی تعداد میں اضافہ ہوتا گیا ۹۰۱ھ میں خانہ کعبہ میں بعد طواف رکن ومقام کے درمیان منبر پر چڑھ کر مجمع خاص وعام میں آنخضرتؑ نے حکم خدا سے یہ دعویٰ فرمایا کہ **انا المهدی الموعود من اتبعنی فهو مومن** (ترجمہ)۔ میں ہی مہدی موعود ہوں جس نے میری اتباع کی وہی مومن ہے اسوقت شاہ نظامؓ اور قاضی علاء الدین بدریؓ نے اتباع کے اقرار کیساتھ بیعت کی اور آپؑ کے دعوے پر امنا وصدقنا کہا آنخضرتؑ نے قاضی بہ دو گواہ راضی کہہ کر اپنا ہاتھ روک لیا اور ایک مرد عرب کے سوا کسی اور کی بیعت نہیں لی اور سب حاضرین سکتہ کے عالم میں رہے جب آنخضرتؑ خانۂ کعبہ سے اپنے قیام گاہ پر واپس ہوئے تو وہاں کے لوگ آپس میں کہنے لگے کہ اس ہندی سیّد نے بہت بڑا دعویٰ کیا ان سے چل کر پوچھنا چاہئے پھر انہی میں سے بعضوں نے کہا کہ جب اسی وقت ان سے کچھ نہیں پوچھ سکے تو اب کیا پوچھو گے اس کے بعد کچھ عرصہ مکہ معظّمہ میں قیام کے بعد آنخضرتؑ نے مدینہ طیبہ کے سفر کا قصد فرمایا ساتھ ہی حضرت رسالت پناہؐ کی روح مبارک سے معلوم ہوا کہ تم یہاں سے گجرات جاؤ وہاں تمہارے دعوی کا ظہور بہ تاکید ہوگا پھر آں حضرتؑ گجرات آئے اور ۹۰۵ھ میں بمقام بڑلی بتاکید شدید حکم خدا پا کر حکم خدا سے یہ دعویٰ موکد فرمایا کہ۔

انا المهدی الموعود خلیفة الله تابع محمد رسول الله من اتبعنی فهو مومن و من انکرنی فقد کفر (مولود مولفہ شاہ عبدالرحمٰنؒ)۔

میں ہی مہدی موعود اللہ کا خلیفہ اور محمد رسول اللہؐ کا تابع ہوں جس نے میری اتباع کی وہ مومن ہے اور جس نے میراانکار کیا وہ کافر ہے۔

اس دعویٰ موکد کے بعد ہی آنخضرتؑ نے چھ اُصول دین حسب ذیل بیان فرمائے (۱) ترک دنیا (۲) عزلت از خلق (۳) ذکر خدا علی الدوام (۴) طلب دیدار خدا (۵) توکل تمام بر ذات خدا (۶) مہدی کے منکر کو کافر جاننا۔ (انصاف نامہ) ان میں پانچ اصول عملی دین از روئے طریقت ہیں اور ایک اصل اعتقادی ہے اس طرح دین اسلام جو بوجہہ شریعت حضرت محمد مصطفیٰ خاتم الانبیاءؐ صلعم کی ذات سے کامل ہوا تھا بوجہہ طریقت حضرت مہدی موعود خاتم ولایت محمدی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات سے کمال کو پہنچا اور ان اصول طریقت کی پابندی کرنے والوں ہی کو آنخضرتؑ نے حکم خدا اور کلام خدا سے صادقین فرمایا' اور ان کی صحبت میں رہنے اور انکی صحبت کی خاطر گھر اور وطن سے ہجرت کو حکم خدا سے فرض فرمایا پس آنخضرتؑ کے زمانہ سے فقرا٘ خدا تارکان دنیا جن کے حق میں آیت کریمہ للفقراء الذین احصروا فی سبیل الله ۔تا آخر نازل ہوئی ہے اور جو عہد ظہور ولایت سے قبل تک دنیا داروں سے الگ مساجد کے صحنوں' خانقاہوں اور دیگر تنہائی کے گوشوں میں رہا کرتے تھے آنخضرتؑ کے زمانۂ حیات تک آنخضرتؑ کے ساتھ سفر وحضر میں جہاں کہیں رہے ایک دائرے میں رہے پھر آنخضرتؑ کے اصحابؓ کے دائرے دنیاداروں کی بستیوں سے الگ جگہ جگہ بندھے گئے اس طرح فی سبیل اللہ حصاریں جنکا ذکر قرآن میں آیا ہے علانیہ متعین ہوگئیں ان دائروں کے رہنے والے مہدوی فقرا٘ خدا و طالبانِ خدا کہلانے لگے اور ان دائروں کے باہر دنیاداری مین رہنے والے لیکن فی سبیل اللہ ہجرت کا ارادہ رکھنے والے مہدوی موافقین و کاسبین کہلانے لگے۔ نیز آنخضرتؑ نے ہر رزق جدید کا عشر خدا کی راہ میں نکالنا ہر مالدار اور مسکین پر فرض فرمایا اور طالبانِ خدا میں فتوح یعنی فی سبیل اللہ آنے والے رزق کا عشر نکال کر بقیہ نو ۹ حصوں کی تقسیم علی السویہ فرض فرمائی اور عشر کو مضطروں کا حق فرمایا اور ذکر خدا میں بوقت شب نوبت یعنی باری باری سے شب بیداری طالبان خدا کی جماعت پر فرض فرمائی۔ اور ضروریات دین اور دائرے کے لئے سب طالبانِ خدا کی جماعت پر اجماع کو فرض فرمایا اور جب آنخضرتؑ کی عمر مبارک کے تین سال باقی رہے تب آنخضرتؑ نے حکم خدا سے رمضان کی ستائیسویں شب کا شب قدر ہونا ظاہر فرمایا اور اس شب کے ظاہر ہونیکے شکریہ میں دو رکعت نماز بعد از نماز فرض وسنت عشاء آنخضرتؑ پر اصالتہً اور آنخضرتؑ کی متابعت

میں آپ کے تمام پیروؤں پر فرض ہوئی اور تمام فرائض شریعت کی ادائی مطابق دستور اہل سنت والجماعت حسب سابق آنحضرتؑ نے جاری رکھی اور اکثر و بیشتر عقائد و اعمال میں امام اعظمؒ کی موافقت کی ہدایت فرمائی اور بعض عقائد و اعمال میں امام شافعیؒ کی موافقت کا حکم دیا اور نماز جمعہ وعیدین کے وہی شرائط صحیح فرمائے جو احناف کے پاس مسلم ہیں۔ اور آنحضرتؑ نے اپنے دعوی مہدیت کے اظہار کے بعد سے کوئی نماز اپنے کسی منکر کے پیچھے نہیں پڑھی جہاں کہیں شرائط جمعہ موجود ہونے پر نماز جمعہ کے لئے آپ جامع مسجد جاتے تھے وہاں امامِ موافق یا ساکت ہی کے پیچھے آنحضرتؑ نے نماز جمعہ پڑھی ہندوستان کے متعدد شہروں کے سلاطین مثلاً سلطان حسین شرقی بادشاہ جون پور احمد نگر کا بادشاہ احمد نظام الملک بیدر کا بادشاہ ملک قاسم برید' اور مالوہ کا بادشاہ سلطان غیاث الدین دعوی موکد سے پہلے ہی حضرتؑ کی مہدیت کے مصدق مریداں با اخلاص و معتقدان خاص ہو چکے تھے اور دعوی موکد کے بعد سلطان محمود بیگڑہ بادشاہ گجرات کے اکثر و بیشتر عزیز و اقارب امراء دربار بھی مرید و مصدق آنحضرتؑ کے ہوئے' اور خود سلطان محمود بھی معتقد ہو چکا تھا' اور آنحضرتؑ کی ملاقات کیلئے آنا چاہتا تھا لیکن علماء دنیا پرست نے اس کو ملنے نہیں دیا بلکہ زوال سلطنت کا خوف دلا کر اس سے آنحضرتؑ کے اخراج کا حکم صادر کروایا لیکن آنحضرتؑ نے حکم خدا سے جب وہاں سے کوچ کیا تو فرمایا کہ میرا قیام اور میرا سفر دونو حکم خدا سے ہیں' اور یہ نادان جو ہمارے اخراج پر آمادہ ہوتے ہیں تو دونوں جہاں کی روسیاہی مول لیتے ہیں۔ ان حکّام امراء و علماء کے چہرے دو وجہ سے سیاہ ہوں گے ایک تو اس وجہ سے کہ اگر میں ان کے نزدیک حق پر تھا اور حق کی طرف بلا رہا تھا تو انھوں نے حق کا ساتھ کیوں نہیں دیا' اور حق کی مدد کیوں نہیں کی اور اگر میں ان کے نزدیک باطل پر تھا تو کیوں انھوں نے مجھے قائل نہیں کیا کتاب و سنت پیش کر کے اس کی موافقت میں انھوں نے مجھ سے بحث کیوں نہیں کی چاہئیے تو یہ تھا کہ مجھے قید کرتے برس دو برس بلکہ اس سے زیادہ عرصہ تک اور تمام علماء عالم کو جمع کر کے مجھ سے بحث کرتے اگر میرا قول و فعل کتاب و سنت کیخلاف ثابت ہوتا تو مجھ سے رجوع لیتے اور اگر میں رجوع نہ کرتا اور ضلالت پر مصر رہتا تو مجھے قتل کر ڈالتے پھر یہ کیا سمجھ کر اپنے علاقہ سے میرا اخراج کرتے ہیں کیونکہ میں ان کے زعم باطل کے مطابق گمراہی پر ہوں تو جہاں بھی جاؤں گا خلق کو گمراہ کرونگا اس کا وبال انہیں کی گردن پر ہوگا جس کسی علاقہ سے آنحضرتؑ کو نکل جانے کے لئے کہا گیا آنحضرتؑ نے علی الاعلان یہی کہلایا اور اس مضمون کا مکتوب بھی سلطان بیگڑہ کو روانہ فرمایا لیکن نہ کسی کو آنحضرتؑ سے بحث و مباحثہ میں کامیابی ہوئی نہ آنحضرتؑ کے قید و قتل پر کوئی قادر ہو سکا بلکہ مخالفت کرنے والے بھی یہی کہتے رہے کہ سید محمد ولی کامل ہیں ان سے مقبلے کی

تاب وطاقت کسی میں نہیں جب آنحضرت شہر بڑلی سے نکل کر جالور ہوتے ہوئے جیسلمیر پہنچے تو یہ ریاست ہنود کی تھی اور یہاں گاؤ کشی سخت ممنوع تھی یکا یک آنحضرتؑ کے قافلہ کا ایک بیل بے طاقت ہوکر گر پڑا اصحابؓ میں سے کسی نے آنحضرتؑ سے معروضہ کیا کہ ایک جانور قریب المرگ ہے مگر یہ علاقہ مشرکوں کا ہے اس کے بارے میں کیا حکم ہوتا ہے۔ آنحضرتؑ نے توجہ کر کے فرمایا کہ جاؤ ذبح کردو یہ اطلاع جب وہاں کے لوگوں کو ہوئی کہ یہ لوگ گائے کو ذبح کر کے اس کا گوشت آپس میں تقسیم کر رہے ہیں تو انھوں نے بڑا ہی شور وغل مچایا یہ خبر راجہ تک پہنچائی اس نے پہلے تو جنگ کیلئے سپاہی بھیجنے کا ارادہ ظاہر کیا پھر اپنے ایک مشیر کی رائے سے اس بات پر آمادہ ہوا کہ خود چل کر دیکھے کہ یہ کون لوگ ہیں کیسے انھوں نے یہاں اس کام کی جرأت کی چنانچہ راجہ اپنے مصاحبوں کے ساتھ آنحضرتؑ کے قیام گاہ پر آیا جب آنحضرتؑ کے روبرو ہوا تو بے اختیار حضرتؑ کے قدموں پر گر پڑا پھر دست بستہ کھڑا ہوکر کہنے لگا کہ گائے کے پیدا کرنے والے نے گائے کو مارا ہے ہم جنگ کس سے کریں پھر نہایت ادب وتعظیم بجالا کر آنحضرتؑ سے رخصت پا کر اپنے محل کو واپس ہوا' اور بہت کچھ سامان طعام راہِ خدا میں آنحضرتؑ کی خدمت میں بھیجا جب وہاں سے آنحضرتؑ ناگوار ہوتے ہوئے سندھ کے علاقے میں پہنچے تو وہاں کے حاکم جام ننداا نے علماء سوٗ کے بہکانے سے آنحضرتؑ کے ساتھ مخالفت شروع کی اور شہر ٹھٹھ سے جہاں آنحضرتؑ قیام فرماتھے نکل جانے کا حکم بھیجا لیکن آنحضرتؑ نے کہلا دیا کہ جب تک خدا کا حکم نہ ہو یہاں سے ہم نہیں ہٹیں گے یہ سنکر اس نادان نے جنگ کی تیاری کی لیکن وہاں کے بہت سارے علماء وامراء آنحضرتؑ کے مصدق ومرید ہو چکے تھے اس کا جنگ کا منصوبہ پورا نہ ہوا بلکہ اس کو نادم ہوکر اپنی جگہ خاموش رہنا پڑا پھر جب خدا کا حکم ہوا تو آنحضرتؑ وہاں سے خراسان روانہ ہوئے وہاں کے متعدد علاقیات قندہار کابل فرہ افغانستان ہرات وغیرہ کے اکثر خاص وعام علماء وامراء حتیٰ کہ بادشاہ وقت سلطان حسین مرزا اور ہرات کے نامی گرامی علماء شیخ الاسلام ملا شہ بیگ ملا علی فیاض وغیرہما سب کے سب آنحضرتؑ کے حلقہ مصدقین میں داخل ہوئے شہر فرہ ہی میں قیام کے زمانہ میں ۹۱۰ھ میں بتاریخ ۱۹ ماہ ذی قعدہ آنحضرتؑ کی وفات واقع ہوئی۔ آنحضرتؑ کے حالات جو مختصراً یہاں بیان ہوئے ہیں ان کی تفصیلات آنحضرتؑ کے معجزات اور صحابہؓ کی تصدیق کے واقعات کتب موالید وسیر مثلاً مولود مولفہٗ شاہ عبدالرحمٰنؒ حجۃ المصنفین، مطلع الولایت شواہد الولایت وغیرہما میں مرقوم ہیں اور یہ سب کتابیں دارالاشاعت کتب سلف صالحین جمیعۃ مہدویہ کی جانب سے شائع ہو چکی ہیں۔ والحمد للہ علی ذالک۔

حضرت امامنا علیہ السلام کی بعثت کے بعد سے آنحضرتؑ کے زمانہ سے تاحال عقیدۂ مہدیت کے بارے میں آنحضرتؑ کے موافقین ومخالفین کے درمیان بے شمار مباحثے ومناظرے ہو چکے ہیں جن میں سے بعض کے احوال کتب تواریخ وسیر مثلاً منتخب التواریخ بدایونی، نجات الرشید اور تاریخ فرشتہ وغیرہا میں مذکور ہیں اسی سلسلہ کی مشہور ومعروف کتابیں۔ سراج الابصار، منہاج التقویم وغیرہا ہیں، اور جو مناظرات قلمبند ہوئے ان میں سے ایک علامہ میاں شیخ مصطفےٰ گجراتیؒ کا مناظرہ ہے جو اکبر بادشاہ کے روبروئی مجالس میں ہوا تھا، اس کی پوری روداد جو خود میاں مصطفےٰؒ نے قلمبند کی تھی مجالس خمسہ کے نام سے معہ ترجمہ دارالاشاعت جمعیتہ مہدویہ سے دوبار شائع ہو چکی ہے اور ایک مناظرہ جو تقریباً ۱۰۱۶ھ میں نواب خانخاناں اور علامۂ زماں میاں عبدالغفور سجاوندیؒ کے درمیان ہوا اور خود میاں عبدالغفور نے اس کو قلمبند فرمایا تھا۔ مجلس میاں عبدالغفور سجاوندیؒ کے نام سے اس کی نقلیں قوم میں منتشر ہوئی تھیں۔

اس فقیر کو اس کا ایک نسخہ اپنے جد امجد حضرت مرشدنا ومولانا میاں سید ابراہیم عرف مبارک حضرت مولوی منور میاں صاحبؒ کا قلمی ودستخطی ملا اس کی نقل معہ ترجمہ ومقالۂ ہذا منجانب دارالاشاعت جمعیۃ مہدویہ ہدیۂ ناظرین ہے واللہ الموفق والمعین.

المرقوم ۱۰ رماہ ربیع الثانی ۱۳۸۲ھ

راقم: سید خدا بخش رشدی مہدوی

مجلس علامہ میاں عبدالغفور سجاوندیؒ

(میاں عبدالغفورؒ بن میاں عبدالمومنؒ سجاوندی اور نواب عبدالرحیم خان خانخاناں کا مناظرہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللهمه الهمنى الخير والصلاح واعطنى الانابة والفلاح وصلى الله على النبى والمهدى صاحبالواء الحمد و علىٰ الهما واصحابهما لايق العطأ الامد فاعلم اسعدک الله فى الدارين.

ایں چند کلمات بحکم میاں سید قاسم قاسم زمان ابن میاں سید یوسف نور اللہ مرقدہ کہ بہ نواب خانخاناں مذکور بود مرقوم کردہ شد چوں ایں فقیر و برادرم میاں کریم محمد حضور و روبرو اوشدیم السلام علیک گفتیم جواب وعلیکم السلام گفتہ بر کتبین آمدہ نزدیک خود نباشاند وگفت می خواستہ بودیم کہ کسے از شما ملاقی شود از عقیدہ شما واز مذہب شما خبردار شویم ایں فقیر گفت عقیدہ شما داز مذہب شما خبردار شویم ایں فقیر گفت عقیدہ ما آنکہ ذات باری تعالیٰ یگانہ است لا شریک لہ درر سالت حضرت مصطفےٰ صلعم وخلافت چہار یار و امامت میراں سید محمد مہدی موعود برحق است باقی عقیدہ ما چنانچہ عقیدہ سنت و جماعت و بیشتر اعمال بمذہب ابی حنیفہؒ مراعات دار و نواب نیز مضمون مذکور مکرر فرمود کہ شما

اے پروردگار سکھلا مجھے نیکی اور بھلائی اور عطا فرما مجھے تیری طرف رجوع اور آخرت کی بہتری درود نازل فرمائے اللہ نبی اور مہدی پر کہ دونوں علمبرداران حمد ہیں اور ان دونوں کے آل واصحاب پر جو عطا نعمتِ ابدی کے سزاوار ہوئے اما بعد معلوم کی جیو خدا تمہیں دونوں جہاں میں نیک بخت کرے یہ چند کلمات جو نواب خانخاناں کے روبرو بیان کئے گئے تھے قاسم زماں میاں سید قاسمؒ ابن میاں سید یوسف نور اللہ مرقدہٗ کے حکم سے قلم بند کئے گئے ہیں، جب یہ فقیر اور فقیر کے برادر میاں کریم محمد نواب مذکور کے روبرو گئے تو ہم نے السلام علیکم کہا جواب میں نواب نے وعلیکم السلام کہا اور دو زانو بیٹھ کر ہم کو اپنے نزدیک بٹھلایا اور کہا کہ میں چاہتا یہی تھا کہ آپ لوگوں میں سے کسی سے ملاقات کر کے آپ کے عقیدہ اور مذہب سے آگاہی حاصل کروں اس فقیر نے کہا ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں، حضرت محمد مصطفےٰ صلعم کی رسالت آپ کے چار اصحابؓ کی خلافت اور میراں سید محمد مہدی موعودؑ کی امامت برحق ہے باقی ہمارے سب عقائد اہل سنت والجماعۃ کے مانند ہیں۔ اور ہمارے بہت سے

ذات باریتعالیٰ را یگانہ میدانید گفتیم آرے گفت بر سالت حضرت محمد مصطفیٰؐ قایل اید گفتیم آرے گفت بخلافت چہار یار ہمیں چہار کہ ابو بکر و عمر و عثمان و علی رضی اللہ عنہم ان گفتیم آرے گفت بامامت سید محمد چوں اعتقاد کردید درباب مہدی موعود شرائط بسیار است ہمہ در ذات سید محمد یافتہ قبول کردید یا چوں قبول کردید گفتم درباب مہدی شرائط بسیار تشخیص نشدہ ازین سخن تعجب آورد و گفت نہ نہ درباب مہدی شرائط بسیار اند ایں فقیر گفت چنیں نیست او استبعاد آورد و گفت نہ نہ دریں باب شرائط بسیار اند ایں فقیر گفت تا ایں زماں شرائط بسیار دریں باب در کتب متقدم مع اتفاق علماء سلف ندیدہ و نیافتیم اگر شما جائے دیدہ باشید بنمائید تا بہ بنیم کہ آں شرائط کدام اند و در ذات میراں سید محمد مہدیؑ موعودؑ ہست یا نہ در ینجا سخن او بستہ شد پس ایں فقیر گفت کہ درباب مہدی موعود اختلاف در بسیار است ازیں معنی علماء سلف تشخیص شرائط نتوانستہ اند مگر رد شرط گفتند گفت آں کدام است گفتم امام بیہقی در شعب الایمان فرمودہ اختلف الناس فی امرا المہدی فتوقف جماعۃ واحالو االعلم الیٰ عالمہ و اعتقد وا انہ واحد من ولد فاطمۃ بنت رسول اللہ صلعم یحلقہ اللہ متی شاء ویبعثہ نصرۃ لدینہ ۔ گفتم مقصود ایں یافتہ باشید گفت بگوئید گفتم اختلاف کردند مردماں یعنے ہمہ فرقہا

اعمال امام اعظم ابو حنیفہؒ کے مذہب کے موافق ہیں نواب نے یہ سن کر خود بھی اس مضمون کو دہرایا اور کہا کہ تم خدایتعالیٰ کو ایک جانتے ہو میں نے کہا ہاں پھر کہا کہ حضرت محمد مصطفیٰؐ کی رسالت کے قائل ہو میں نے کہا ہاں پھر کہا چار اصحاب یہی چار جو ابو بکر، عمر، عثمان اور علی رضی اللہ عنہم ہیں ان کی خلافت کو برحق مانتے ہو میں نے کہا ہاں پھر نواب نے کہا کہ سید محمد کی امامت کا اعتقاد تم نے کیسے کر لیا مہدی موعود کے بارے میں تو بہت شرائط ہیں کیا وہ سب شرائط تم نے سید محمد کی ذات میں پا کر قبول کیا یا پھر کیسے تم نے ان کو قبول کر لیا میں نے کہا مہدی علیہ السلام کے باب میں بہت شرائط مشخص نہیں ہوئے ہیں یہ سنکر نواب نے بہت تعجب کیا اور کہا نہیں نہیں مہدیؑ کے باب میں بہت شرائط ہیں اس فقیر نے کہا ایسا نہیں ہے نواب نے اس بات کو صحیح نہ سمجھا اور کہا نہیں نہیں اس باب میں بہت شرائط ہیں اس فقیر نے کہا اس زمانہ تک اس باب میں بہت شرائط ہونا اگلے لوگوں کی کتابوں میں اگلے علماء کے اتفاق سے نہ کسی نے دیکھا ہے نہ ہم نے پایا ہے اگر تم نے کہیں دیکھا ہے تو دکھلاؤ ہم بھی دیکھیں گے کہ وہ کونسے شرائط میں آیا وہ میراں سید محمد مہدی موعودؑ کی ذات میں ہیں یا نہیں ہیں یہ سن کر نواب نے سکوت اختیار کیا، پھر اس فقیر نے کہا مہدی علیہ السلام کے ظہور کے باب میں روایتوں میں بہت اختلاف ہے اسی وجہ سے علماء سلف بہت شرائط مشخص نہیں کر سکے

اسلامیہ کہ ہفتاد وسہ فرقہ مشہور اند وہر یکے ازاں اختلاف کردند بعضے گفتند کہ مہدیؑ وعیسیٰؑ جمع شوند دیکے بدیگرے اقتاد کند وبعضے اعتقاد بستہ اند کہ او از عباسیہ باشد ہمچنیں در مولد ومبعث وزماں ومکاں فتوقف جماعۃ۔ پس توقف کرد سنت وجماعت یعنی بہ اختلاف اعتقاد نکردند ومعلوم انما یتوقف عند تعارض الادلۃ وعدم ترجیح بعضھا علی بعض فلذالک سکتوا واحالوا العلم الیٰ عالمہ یعنی گذاشتند سنت وجماعت علم مہدی راسوئے عالم او کہ ذات باری تعالیٰ است یعنی ہیچ چیز ازاں اختلاف در اعتقاد نیاوردند۔

// واعتقدوا وانہ واحد من ولد فاطمۃ بنت رسول اللّٰہ گفتم ایں یکے از دو شرط است یعنی اعتقاد کردن سنت وجماعت کہ مہدی یکے از نبی فاطمہ باشد ویخلقہ اللہ متی شاء یعنی پیدا کند خدا تعالیٰ مہدی موعودؑ را ہر گاہ کہ خواہد زمان ومکان ہیچ معین نکردند ویبعثہ نصرتہ لدینہ شرد دویمی ایں است یعنی بعث کند خدا تعالیٰ مہدی موعود را از جہت یاری کردن دین خود پس بر گفتہ علماء سلف ونہج مقتدائے اہل ہدایت صادق است کہ سید محمد بن سید عبداللہ مہدی موعودؑ برحق اند لاریب فیہ یعنے ہمہ کساں میدانند کہ سید محمدؑ نبی فاطمہؓ اند وناصر دین گشتہ اند کسے راتوں گفت کہ طالب دین از واسترشاد خواہد ایں جا بطفیل

صرف دو شرطیں انھوں نے بیان کیں ہیں کہا وہ کونسی دو شرطیں ہیں۔

میں نے کہا امام بیہقیؒ نے اپنی کتاب شعب الایمان میں فرمایا ہے لوگوں نے مہدیؑ کے ظہور کے معاملہ میں اختلاف کیا تب ایک جماعت نے توقف سے کام لیا اور اصل علم اللہ پر رکھ چھوڑا اور یہ اعتقاد رکھا کہ مہدیؑ فاطمہ بنت رسول اللہؐ کی اولاد سے ہوں گے اللہ تعالیٰ جب چاہے گا ان کو پیدا کرے گا اور اپنے دین کی نصرت کے لئے ظاہر فرمائے گا میں نے عربی عبارت پڑھ کر کہا کی آپ نے اس کا مطلب سمجھ لیا تو نواب نے کہا کہد یجئے میں نے کہا لوگوں نے اختلاف کیا سے مراد ۷۲ بہتر فرقوں کے لوگ ہیں جو اسلامی فرقے مشہور ہیں اختلاف انہی کے درمیان ہوا بعضوں نے کہا کہ مہدیؑ اور عیسیٰؑ ایک زمانے میں جمع ہوں گے اور ایک دوسرے کی اقتداء کریں گے یا یہ کہ مہدیؑ عیسیٰؑ کی اقتدا کریں گے اور بعضوں نے یہ اعتقاد باندھ لیا کہ مہدی اولاد عباس سے ہوں گے۔ ایسا ہی ان کے مقام پیدائش مقام دعویٰ وقت ظہور اور مقام ظہور کے متعلق بھی مختلف باتیں ہوئیں پس ایک جماعت نے توقف کیا یعنی اہل سنت والجماعت نے اس معاملہ میں توقف سے کام لیا اور کوئی اختلافی بات اختیار نہیں کی اور یہ بات معلوم ہے کہ توقف اسی صورت میں ہوتا ہے جبکہ دلیلیں باہم ٹکراتی ہیں اور ایک کو دوسری پر ترجیح کا موقع نہیں

ذات مبارک ہزاراں مسترشد گشتہ واصل باری تعالیٰ شدہ اند هذا لا یخفی علی الخاص والعام بعدہ نواب گفت درباب مہدی وارد است کہ را عیسیٰ جمع شود و یکے بدیگرے اقتدا کند پس چنیں نشد ایشاں چوں مہدی موعودؑ باشند گفتم ایں مضمون در تقریر مذکور مصدور است و ایں خبر نزدیک علماء سلف غیر مسند بہ است ایں جابسیار استبعاد نمودہ گفت چوں چوں غیر مسند بہ است فقیر گفت ایں جا سعدالدین تفتازانی در شرح مقاصد گفتہ فما یقال ان عیسیٰؑ یقتدی بالمہدیؑ او بالعکس شئ لا مستند له فلا ینبغی ان یقول علیه یعنی سعد الدین لا مستند له گفتہ و فلا ینبغی ان یعول علیه فرمودہ پس ما را و شما را بریں تکیہ کردن نشاید و اعتقاد کردن نباید بعدہٗ گفت درباب مہدیؑ وارد است یملاء الارض قسطًا وعدلاً کما ملئت جوراً و ظلماً یعنی در زمانہ مہدی جمیع عالم مہتدی می شود و ہمہ بریک دین و یک ملت می باشند و چنیں نشدہ دریں جا چہ میگوئید گفتم بچنیں معنی چند تعارض از کتاب خدا و از اخبار حضرت رسالت پناہؐ معترض می شوند گفت آں تعرضات کدام است گفتم، قولہ تعالیٰ ولو شاء ربک لجعل الناس امة واحدة ولا یزالون مختلفین یعنی اگر خواستے پروردگار تو یا محمدؐ ہر آئینہ گردانیدے ہمہ مردماں را امت واحدہ و نخواست ولفظ لو

رہتا اسی لئے انھوں نے خاموشی اختیار کی اور علم اصلی اس کے عالم پر رکھ چھوڑا یعنی اہل سنت والجماعت نے مہدیؑ کی آمد کے علم اصلی کو اس کے عالم حقیقی ذات بارتعالیٰ پر رکھ چھوڑا یعنی کسی اختلافی بات کو انھوں نے داخل اعتقاد نہیں کیا بلکہ صرف یہ اعتقاد رکھا کہ مہدیؑ فاطمہ بنت رسول اللہؐ کی اولاد سے ایک ہوں گے پھر میں نے کہا کہ یہی ایک شرط دو شرطوں میں سے ہے یعنی اہل سنت الجماعت نے یہ اعتقاد رکھا کہ مہدیؑ بنی فاطمہ ہوں گے اور اللہ تعالیٰ جب چاہے گا انھیں پیدا کرے گا یعنی خدائے تعالیٰ مہدی موعود کو جب چاہے گا پیدا کرے گا کسی وقت اور مقام کا تعین انھوں نے نہیں کیا (اور یبعثهٗ نصرة لدینهِ اور بھیجے گا اللہ تعالیٰ مہدیؑ کو اپنے دین کی مدد کے لئے) یہی دوسری شرط ہے یعنی اللہ تعالیٰ کا اپنے دین کی نصرت کے لئے مہدی موعودؑ کو بھیجنا دوسری شرط ہے پس علماء سلف کے قرار داد اور پیشوایان اہل ہدایت کے مسلک کے نظر کرتے یہ بات بالکل سچ ہے کہ حضرت میراں سید محمد بن سید عبداللہ مہدی موعود برحق ہیں اس میں کوئی شک و شبہ نہیں سب جانتے ہیں کہ حضرت سید محمد اولادِ فاطمہؓ سے ہیں اور دین کے ناصر ہوئے ہیں کیونکہ دین کا ناصر اسی کو کہا جاسکتا ہے جس سے دین کا طالب راہ راست پائے یہاں تو آنحضرتؐ کی ذات مبارک کے طفیل سے ہزاروں طالبان حق راہ پائے اور واصلانِ ذات حق تعالیٰ ہوئے ہیں یہ بات خاص و عام

برائے انتفاء شرط و مشروط است پس خدائے تعالیٰ چیز یکہ
در خدائی خود نخواست در ظہور مہدیؑ چوں وجود باید درین میا
ل یکے از حاضرین مجلس تقریر کرد کہ شائد معنی آیت چنیں
خواہد بود اختلاف کہ میان یہود و نصاریٰ قبل از پیغمبر ما بودہ
آں باشد نہ آنکہ درامت پیغمبر ما تا قیامت اختلاف بود ایں
فقیر در جواب او گفت تا ایں زماں ہیچ علماء معنی آیت بلفظ
شاید ادا نہ نمودہ بارے شما خوش تقریر آوردید او ازیں سخن
منفعل گشت و سرنگوں آورد و نواب دے آنکس دید و بایں
فقیر پرسید کہ ایں آیت در کدام سورۃ ہست برادرم میاں
کریم گفتند در سورہ ھود نواب فی الحال گفت شیبتی
سورۃ ھود حسب حال من است و تفسیر طلبید و مرا گفت
اخبار یکہ بایں معنی تعارض دارند کدام اند گفتم۔

"قال النبی صلعم لا تنزال طائفة من امتی
یقاتلون علی الحق ظاھرین الیٰ یوم القیمة"

یعنی ہمیشہ باشد طائفہ از امت من کہ کارزار کند
برحق با گروہ باطل حالانکہ غالب آیند تا روز قیامت ازیں جا
لازم می آید کہ ہر دو طائفہ تا قیامت بودہ باشد نواب گفت
ایں معنی ابو بوجہے ادا باید کرد کہ متعارض آں نباشد یعنی لفظ
طائفہ بر سہ کس صادق می آید می تواں گفت سہ کس بر کنارہ
از کنار ہائے زمیں بہ مانند باقی ہمہ کہ بروئے زمین اند یکہ
ین و یک ملت باشند گفتیم ایں تاویل از صواب بعید می نمایند

پر مخفی نہیں ہے اس کے بعد نواب نے کہا کہ مہدیؑ کے باب
میں آیا ہے کہ وہ عیسیٰ سے ملیں گے اور دونو ایک دوسرے کی
اقتداء کریں گے ایسا تو نہیں ہوا پھر یہ مہدی موعود کیسے
ہونگے میں نے کہا یہ مضمون اوپر کی تقریر میں آچکا ہے اور یہ
خبر علماء سلف کے نزدیک غیر معتبر ہے یہ سن کر نواب نے
بہت تعجب کیا اور کہا کیوں غیر معتبر کیوں ہے فقیر نے کہا اس
جگہ سعد الدین تفتازانی نے شرح مقاصد میں کہا ہے کہ یہ
جو کہا جاتا ہے کہ عیسیٰؑ مہدیؑ کی اقتدا کریں گے ایسی چیز
ہے کہ اس کی کوئی سند نہیں ہے پس اس پر بھروسہ نہیں کرنا
چاہئے یعنے سعد الدین جیسے محقق نے کہدیا ہے کہ اس کی
کوئی سند نہیں ہے اور اس پر بھروسہ نہیں کرنا چاہئے پس ہم
کو اور آپ کو یہی لازم ہے کہ اس پر بھروسہ نہ کریں اور اس
کو داخل اعتقاد نہ کرلیں، اس کے بعد نواب نے کہا کہ
مہدیؑ کے بارے میں یہ بھی آیا ہے کہ وہ زمین کو عدل و
انصاف سے بھر دیں گے جیسی کہ وہ جور و ظلم سے بھری ہوگی
اس کا مطلب یہ ہے کہ مہدیؑ کے زمانے میں تمام عالم کے
لوگ راہ پر آجائیں گے اور تمام ایک دین کے ہو کر ایک
جماعت بن جائیں گے ایسا تو نہیں ہوا پھر اس مقام پر تم کیا
کہتے ہو میں نے کہا اس خبر کے یہ معنی لئے جائیں تو اللہ کی
کتاب اور حضرت رسالت پناہ صلعم کے بعض فرامین کا
خلاف لازم آتا ہے جو اس مطلب کے منافی ہیں تو نواب
نے کہا وہ کونسی آیتیں ہیں جن سے اس مطلب کا خلاف

چرا کہ لفظ حدیث مذکور بر قتال ہر دو طائفہ ناطق است کہ یقاتلون علی الحق چونکہ سرکس بہ کفارہ از کنارہائے زمین بمانند باتمامی مردمان روئے زمین کارزار نتوانند پس صواب ہمیں است کہ اول مذکور کردیم دریں میاں تفسیر آوردو بردست فقیر داد برادرم میاں کریم محمد آیت برآوردند خواندیم چوں برحسب مرادِ خود نیافتند خاموش شدند پیشتر سخن دراز نکردند بعد ملحہ التفات بفقیر آوردہ گفت کہ بار دیگر بفراغت مجلس کردہ خواہد شد ایں سخن گفتہ فی الحال
برخاست و در محل خود رواں شد داراں وقت فقیر نیز از انجا بمنزل گاہ خود آمدم چوں قصد سفر داشتیم تاخیر ممکن نیامد غائبانہ رخصت طلبیدہ مسافر شدیم۔

تمام شد

لازم آتا ہے میں نے کہا اللہ تعالیٰ کا یہ قول ہے ولوشاء ربک لجعل الناس امة واحدة ولا یزالون مختلفین (ترجمہ) اے محمدؐ اگر تمہارا پروردگار چاہتا تو ضرور تمام لوگوں کو ایک امت بنادیتا اللہ نے ایسا نہیں چاہا عربی زبان میں لفظ لو جو حرف شرط ہے شرط کی نفی سے مشروط کی نفی کو لازم کرتا ہے پس خدایتعالیٰ نے اپنی خدائی میں جس چیز کو نہیں چاہا وہ حضرت مہدیؑ کے ظہور کے زمانہ میں کیسے وجود میں آئے گی اس اثناء میں حاضرین مجلس میں سے ایک شخص نے یہ کہا کہ شاید آیت کے معنی یہ ہوں گے کہ جو اختلاف یہود و نصاریٰ کے درمیاں ہمارے پیغمبرؐ کی بعثت سے پہلے تھا وہی رہے گا یہ مطلب نہیں کہ ہمارے پیغمبر کی امت میں قیامت تک اختلاف ہوگا اس فقیر نے کہا آج تک علمائیں سے کسی نے آیت کا معنی لفظ شائد سے ادا نہ کیا تھا تم نے یہ اچھی تقریر کی سنکر شرمندگی سے اس نے اپنا سر جھکالیا اور نواب اس کا سر دیکھنے لگا پھر نواب نے اس فقیر سے پوچھا کہ یہ آیت کون سے سورہ میں ہے اس کے جواب میں میرے بھائی میاں کریم محمد نے کہا سورہ ھود میں ہے نواب نے یہ سنکر کہا پھر تو حدیث شریف شیبتنی سورہ ھود (بوڑھا بنادیا مجھے سورہ ھود نے) میرے حال کے مطابق ہے پھر نواب نے تفسیر طلب کی اور مجھ سے کہا کہ جو حدیثیں اس معنی کے خلاف میں ہیں کونسی ہیں۔ میں نے کہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لا

تزیال طائفة من امتی. یقاتلون علی الحق ظاهرین الیٰ یوم القیٰمة یعنی ہمیشہ میری امت کی ایک جماعت حق پر قائم رہ کر اہل باطل سے جنگ کرتی رہے گی اور غالب رہے گی روز قیامت تک اس فرمان سے یہی لازم آتا ہے کہ دو جماعتیں قیامت تک رہیں گی نواب نے کہا کہ اس معنی کی توجیہ ایسی کرنی چاہئے کہ قول مذکور کا خلاف لازم نہ آئے یعنی لفظ طائفہ تین شخصوں پر بھی صادق آتا ہے یہ کہا جاسکتا ہے کہ روئے زمین کے اطراف وجوانب میں کسی جگہ تین شخص اختلاف کرنے والے رہ جائیں گے اور باقی تمام روئے زمین کے لوگ ایک دن اور ایک جماعت ہوجائیں گے میں نے کہا یہ تاویل راہ صواب سے دور دکھائی دیتی ہے کیونکہ حدیث مذکور میں دو جماعتوں کے قتال کا ذکر صاف طور پر آیا ہے یقاتلون علی الحق حق پر جنگ کریں گے کہا گیا ہے جب تین ہی شخص روئے زمین کے کسی کنارے پر اختلاف رکھنے والے ہوں تو تمام روئے زمین کے لوگوں سے کہاں جنگ کرسکیں گے پس وہی بات درست ہے جو ہم نے پہلے بیان کی ہے کہ اختلاف کرنے والے بکثرت رہیں گے اس اثنا میں تفسیر لائی گئی اور نواب نے تفسیر اس فقیر کو دی برادر میاں کریم محمد نے آیت مذکورہ نکال کر پیش کی ہم نے اس کو پڑھ کر سنایا، جب نواب نے تفسیر کا مضمون اپنے مطلب کے موافق نہ پایا تو خاموشی اختیار کی مزید کچھ نہ کہا۔ کچھ دیر توقف کے بعد فقیر کی طرف متوجہ ہوکر نواب نے کہا کہ پھر کسی وقت فراغت کیساتھ بیٹھ کر گفتگو کریں گے یہ کہا اور اٹھ کر اپنے محل میں چلا گیا۔ تب یہ فقیر وہاں سے اٹھ کر اپنے قیام گاہ پر آیا چونکہ جلد سفر کا ارادہ تھا زیادہ عرصہ تک ٹھرنا ممکن نہ تھا غائبانہ ہی رخصت طلب کر کے ہم نے وہاں سے سفر اختیار کیا۔

تمام ہوا ترجمہ مجلس

مترجم

راقم فقیر ابورشید سید خدابخش رشدی اسحاقی مہدوی

المرقوم ۱۴ر ماہ محرم الحرام ۱۳۹۴ھ بروز جمعہ

Design & Printed at
Xpert Graphics
Chanchalguda, Hyderabad
Mobile : 8801674882